ڈاکٹر نذیر احمد :

فیروز شاہ تغلق کے عہد کا اک فارسی لغت نگار

فیروز شاہ کے دور (۷۵۲ھ - ۷۹۰ھ) کے ایک لغت نگار کا حال ہی میں پتا چلا ہے۔ اس کے نام سے ہم واقف نہیں، صرف اس کا تخلص "عاشق" معلوم ہے۔ اس کی یہ فرہنگ قدامت کے لحاظ سے کافی اہم ہے۔ ہندوستان میں اس سے پہلے کی صرف دو فرہنگیں معلوم ہیں، ایک فرہنگ قواس تالیف عہد علاء الدین خلجی (۶۹۵ھ - ۷۱۶ھ) اور دوسری دستور الافاضل تالیف ۷۴۳ھ - ایران میں اس سے پہلے کی صرف تین فرہنگیں معلوم ہیں، ایک لغت فرس تالیف اسدی طوسی، دوسری صحاح الفرس تالیف ۷۲۷ھ اور تیسری معیار جمالی ۷۴۵ھ -

لسان الشعراء کراچی میوزیم کے ایک ضخیم مجموعے (۱) کا آخری حصہ ہے۔ جس کا مختصر تعارف میوزیم کے مخطوطات کی فہرست میں ملتا ہے، اس کے ایک نسخے کا اور پتا چلا ہے جس کی اطلاع روم کی ایک خاتون پروفیسر (PAOLA ORSATTI پاولا اورستی) نے مجھے دی تھی اور ایک صفحے کا عکس بھی بھیجا تھا، اس کے علاوہ مزید کوئی اطلاع نہیں۔

لسان الشعراء سلطان فیروز شاہ کے نام پر لکھی گئی۔ یہ مؤلف کا ممدوح تھا، اور وہ سلطان کے دربار سے وابستہ تھا۔ دیباچے میں ایک نظم ہے جس کے چند شعر یہ ہیں :

شہ دین شاہ فیروزی کز احسان   ولت دریا ست کفّر دست تو کان
چہ نسبت با کفِ دستِ تو کان را   کہ سازی چون کف دست خود آنرا
نثار شاعرانِ پختہ ز انعام   زری پختہ کنی و نقرۂ خام
گہی بخشش فشاندی آن قدر دُر   کہ کردی عالمی را گوشہا پُر
کسی را از کرامت گر نوازی   بیکدم مالکِ دینار سازی
نموده آیت فتح از جبینت   بیسار خلق موجود از یمینت
چو پیشانیٔ تست اوجِ سعادت   ز زخم چشم بد محفوظ بادت
بخواندت یار خود رستم ز کارت   بآخر ہم بگفت اسفندیارت
کمان را چون کشش دادن دلت خواست   بیکباره ز ہر گوشہ زہی خاست
اگرچہ تیرت آید از خطا لیک   برفتہ بر صواب از شست تو نیک
دعا عاشق چنین گوید شب و روز   جہان تا ہست بادا شاہ فیروز

میرے نزدیک اس نظم کا مخاطب فیروز شاہ تغلق بادشاہ دہلی ہے جس نے ۷۵۲ھ سے ۷۹۰ھ تک حکمرانی کی ۔ اس قیاس کی تصدیق کے یہ قرائن ہیں :

۱ - لسان الشعراء میں صرف قدیم فرہنگوں کے نام ملتے ہیں، ان میں لغت فرس اسدی، فرہنگ

قواس تالیف فخرالدین کمانگر، رسالۃ النصیر، فرہنگ عبدالرحمٰن، تاجین، یہ سب آٹھویں صدی سے قدیم کے لغات ہیں۔ اس کے بعد کی کسی فرہنگ کا حوالہ اس کتاب میں نہیں۔ علاوہ بریں لغت فرس اور فرہنگ قواس کی بعض خامیوں کو دور کرنے کے لیے مؤلف نے لسان الشعراء کو مرتب کیا تھا۔

۲ - یہ فرہنگ ادات الفضلاء کے مآخذ میں ہے، بلکہ مؤید الفضلاء کے مؤلف کے بقول، ادات الفضلاء میں اس فرہنگ کے مطالب سمو دیے گئے ہیں، مثلاً:

O واین گمان ازان می شود کہ در ادات لغات لسان الشعراء کل آوردہ است

(ج ا ص ۲۰ ذیل لغت اخ)

O و در لسان الشعراء کہ مرجع ادات الفضلاء ست الخ

(ج ا ص ۱۵۰ ذیل لغت بچلک)

O و ادات الفضلاء کہ جامع لغات لسان الشعراء و غیر آنست الخ

(ج ا ص ۴۳۱ ذیل لغت ریز ریز)

ادات الفضلاء ۸۲۲ ھ میں مرتب ہوئی، اس سے واضح ہے کہ لسان الشعراء اس تاریخ سے قبل مرتب ہوئی ہے۔

جیسا کہ اشارہ ہو چکا ہے کہ لسان الشعراء کے مؤلف کے بارے میں کچھ معلوم نہیں، البتہ بعض لغات میں فرہنگ شیخ زادہ عاشق کا حوالہ آتا ہے۔ اس سے گمان ہوسکتا ہے کہ عاشق اور شیخ زادہ عاشق ایک ہی شخصیت ہونگے، مگر یہ گمان اس لیے صحیح نہیں کہ حسین انجوے شیرازی نے لسان الشعراء اور فرہنگ شیخ زادہ عاشق کا الگ الگ ذکر کیا ہے۔ اس کے سامنے دونوں فرہنگیں تھیں، اور دونوں الگ الگ تھیں، اس بناء پر دونوں کے مرتبین الگ الگ شخصیت کے مالک تھے۔ مؤید الفضلاء کے بیان سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ غرض شیخ زادہ عاشق کو مرتب لسان سے الگ سمجھنا چاہیے۔

اس فرہنگ کے مؤلف نے اس کتاب کے مقدمے میں تالیف کتاب کے اغراض بتائے ہیں۔ مؤلف کہتا ہے کہ اگرچہ امیر اسدی اور مولانا فخر کمانگر کی فرہنگیں ان سارے لغات کے جامع ہیں جو شعرائے فارسی اور نویسندگان ایرانی کی کتابوں میں آتے ہیں، ان کی مدد سے شعراء اور نثر نویسوں کی تصانیف کا مطالعہ آسان ہو جاتا ہے، لیکن ان دونوں کتابوں کی ترتیب ان سے بجا طور پر استفادے میں حائل ہے، اس میں ابواب اور فصول نہیں، کبھی کبھی ایک لفظ کی تلاش میں دو روز لگ جاتے ہیں، اسی غرض سے لسان الشعراء میں ابواب قائم کیے، ہر حرف سے باب کی تشکیل ہوتی ہے، اور ہر باب کے ذیل میں ہر حرف پر ختم ہونے والے الفاظ بہ ترتیب تہجی منبط ہوتے ہیں۔ فرہنگ قواس کی یہ خصوصیت نہیں۔ اس میں سارے الفاظ مطالب کے لحاظ سے بخش، گونہ اور بہرہ میں تقسیم ہوئے ہیں، لیکن اسدی کی لغت میں ترتیب الفبائی موجود ہے، یعنی حرف آخر باب ہے، لیکن فصل نہیں، یعنی باب کے ذیل کے الفاظ ترتیب الفبائی نہیں رکھتے۔ اور اس لحاظ سے اس کی کتاب پر لسان الشعراء کو تفوق حاصل ہے۔ دوسری خصوصیت جو لسان الشعراء کی ہے وہ ہے اوزان کا تعین، اس لحاظ سے اس لغت کو تمام قدیم لغات پر تفوق ہے۔

اوزان کے سلسلے میں لسان الشعراء کے مطالب کا مطالعہ کافی دلچسپ ہے :

کبھی لغت کے مقابل ایک ہم وزن لفظ درج ہوا ہے ، وزن سے حرکت و سکون کے علاوہ کبھی کبھی حروف کی یکسانی بھی مدنظر رکھی گئی ہے ، جس سے دونوں ہم قافیہ ہوگئے ہیں جیسے ایلیا وزن کیمیا ، انروب وزن محبوب ، تبیرہ وزن بتیرہ ، تریوہ وزن ہریوہ ، ترزدہ وزن سرزدہ ، تلوسہ وزن سبوسہ ، سفزود وزن افزود ، سرواد وزن فریاد ، سر شاخ وزن درکاخ ، سابود وزن نابود ، زنبیان وزن بریان ، زغن وزن چمن وغیرہ۔

گاہی وزن عروضی کا لحاظ رکھا گیا ہے جیسے اورنج وزن سوگند ، آخشیج وزن آبریز ، برخفج وزن برکرو ، اوبار وزن اوباش ، باد عزوزن باد زن ، ترتک وزن بلبل ، پڑول وزن سبوس ، بجک وزن کہن ، زندواف وزن شہردار ، ششخانج وزن درماند ، شنفش وزن کندر ، شگرف وزن ہزبر ، شندف وزن خندق ، شاک وزن فراغ ، شاخل وزن داور وغیرہ ، ان میں حرکات اور حروف علت (مصوتات) کی یکسانی ملحوظ نظر ہے۔

کبھی وزن مرکب شکل میں آئے ہیں جیسے اشتلم وزن سست سم ، افروشہ وزن دہ گوشہ ، یہود وزن می بو ، بکھوجتان وزن دربوستان ، بالوایہ وزن حال داینہ ، بیور اسپ وزن دیورفت ، سخول وزن می کوش ، پرپہن وزن دروہن ، تندیہ وزن درکیہ ، چرخشت وزن درمشت ، چنگالخوست وزن زنگار پوست ، رخبین وزن زرچین ، راوماوہ وزن گاوزادہ ، زنجبرو وزن درگلو ، سرند وزن چہ رند ، سرشکوان وزن بہشت دان شہریور وزن تن بیر وغیرہ۔

اوزان کے اکثر معانی درج ہوئے ہیں ، اور کبھی ان کا الفاظ اندراج کے معنی سے التباس ہو جاتا ہے ، قطع نظر اس التباس کے ، فرہنگ کی اس تخصیص سے سیکڑوں الفاظ و فقرات جو براہ راست فرہنگ کے جزو نہیں ان کے معنی معلوم ہو جاتے ہیں ، اس سلسلے کی مثالیں ملاحظہ ہوں :

انگزوا :- وزن بر حربا یعنی بوقلموں ، درین ترکیب ، گوئی بر حربا نظر افتاد ، جائی کہ گوسپندان باشند یہ آخری ٹکڑا جائی کہ الخ ، انگزوا کے معنی کے طور پر ہے ، بقیہ " وزن " کی تشریح ہے۔

آشکوب :- وزن آب پوش یعنی آنچہ بدو آب را پوشند ، سقف ۔ سقف آشکوب کا ہم معنی ہے ، بقیہ وزن کی تشریح۔

اردی بہشت :- وزن کردی فرست یعنی درراہ خویش در ایغ عاشق مر معشوق را گوید ، آفتاب در ثور ، آفتاب در ثور اردی بہشت کے معنی ہیں ، بقیہ وزن کی تشریح۔

اورمزد :- وزن پوروزد یعنی دزدندہ پوراست ، مشتری ، اورمزد کا مترادف مشتری ، بقیہ وزن کی تشریح۔

اسفندار :- وزن اسپند آر ، چون از کسی اسپند (سپند) سوختنی طلبی و متصل گوئی [اسپند آر] آفتاب درحوت ۔

آفتاب ور حوت اسفندار کے معنی ہیں ، بقیہ وزن کی تشریح۔

آمارہ گیر: - وزن آوارہ میر ، چون یکی را بد گوئی ، محاسب ، آمارہ گیر کا ہم معنی محاسب ہے ، بقیہ وزن کی تشریح۔

اندرز: - وزن مہ طرز یعنی آنکہ طرز مہ دارو ، وصیت ۔
وصیت اور اندرز ہم معنی ہیں ، بقیہ وزن کی تشریح ۔

اسپریش: - وزن کشت [بیز] یعنی مردی کہ کشت غلہ را ببیزد ، میدان ۔ اسپریش کے معنی میدان بقیہ وزن کی تشریح ۔

اینسہ : - وزن بین ہمہ یعنی ہمہ بین ، سیاہی و ہرچہ آبگین بستہ شود الخ ۔

آیسمہ : - وزن ماحینہ یعنی مشاہرہ ، شیفتہ ۔
شیفتہ آیسمہ کے معانی ، بقیہ وزن اور اس کی تشریح ۔

انگوژنہ : - وزن ہر بوزنہ یعنی ہژگی با زاء پارسی و کاف پارسی ، جوزگرہ۔
جوزگرہ معنی اور بقیہ وزن کی تشریح ۔

اسامہ : - وزن حماسہ یعنی دیوان عربی کہ مشہور است ، گویند دیوان حماسہ ، التفات ۔
اسامہ کے معنی التفات کے ہیں ، بقیہ وزن کی صراحت۔

آرمیدہ : - وزن نادمیدہ یعنی دمیدہ نبود ، آرام گرفتہ ۔

اسنی : - وزن برنی کہ از قصبہ برن بود ، چوب بازوی در ۔

بخ: - وزن گنج یعنی آنچہ دران گنج بود ، اخشردن ، بخ کے معنی اخشرون بقیہ گنج کی تشریح۔

برزگر: - وزن طرزور یعنی صاحب طرز ، مزارع۔

بلکس: - وزن طرمس کہ حکیم بود ، سر دیوار

برینش: - وزن گزینش لفظ گزین با شین۔

برخاش: - وزن زن باش ، کارزار۔

بوبک: - وزن خوبک چون دختری را گوئی ، ہد ہد ،
ہد ہد بوبک کے معنی ہیں ، خوبک جو وزن ہے وہ دختر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

بیناسک: - وزن بیناسگ یعنی سگ بینا ، دریچہ ۔
دریچہ بیناسک کے معنی ، اور سگ بینا لفظ (وزن) کے معنی۔

برغول:- وزن بہلول نام دیوانہ ، گندم نیم کردہ یعنی دلیدہ الخ۔

بشترم:- وزن اشترم چون خود را گوئی یعنی من اشترم ، دمیدگی اندام ۔ دمیدگی اندام تو لفظ کے معنی اور بقیہ وزن کی صراحت ۔

بافدم:- وزن صافدم یعنی دم صاف ، عاقبت کار ۔

بشالم:- وزن اشکالم یعنی اشکال ارباب افعال ، طفیلی ، طفیلی بشالم کے معنی بقیہ اشکالم کی تشریح۔

بلندیں:- وزن فرنگین چون گوئی جامۂ فرنگی است ، پیرامون ۔

پخ:- وزن یخ از آن کباب ، آبی غلیظ الخ ۔
آبی غلیظ معنی بقیہ وزن سے متعلق ہے۔

پشکلید:- وزن دہ کلید یعنی کلید بدہ نشان ، رخنہ بسر ناخن الخ
رخنہ بسر ناخن معنیٔ لغت بقیہ وزن کی صراحت۔

پیور:- وزن سیور قصبہ کہ در ملتان است ، دہ ہزار۔
پیور دہ ہزار کو کہتے ہیں ، اس کا ہم وزن لفظ ایک قصبے کا نام ہے۔

پوز:- وزن یوز کہ بعربی فہد گویند ، گردلب ۔

پتنگ:- وزن پلنگ ہم جنس شیر ، دریچہ ، مرکبان۔

پلنگ:- وزن تلنگ شہر تلنگیان ، زرافہ

پول:- وزن کول قصبہ مشہور ، پل بعربی صراط ۔

پروہزن:- وزن درمی زن یعنی در خانہ را می زن ، غربال ۔

پالاون:- وزن دارا زن یعنی آنک دارا زند ، چیزی کہ بدان چیز ہا پالایند ۔

پیچہ:- وزن ہیچہ کہ عورات بکلہ ہا نہند ، پیشانی ۔

پیکستہ:- وزن بی دستہ چون کارد را گوئی ، رخسارہ ۔

پدرزہ:- وزن نہ ہرزہ چون نفی ہرزہ کنی ، چیزی کہ درجامہ گرہ بندند۔

تندر:- وزن پرور یعنی مروارید پر باشد ، بانگ و رعد۔

تبر:- وزن شبر یعنی یک بدست ، مرغی است ۔

تندیور:- وزن کن دور چون گوئی کارد کند دور کن ، برجستن ۔

تش: – وزن کش یعنی امر بکشتن ، تیشهٔ بزرگ ۔
تابوک: – وزن کابوک از آن کبوتران ، بیرون داشت در عمارتها ۔
تکرگ: – وزن نبرد یعنی کارزار ، ژاله ۔
ترنگ: – وزن پلنگ یعنی کهت ، تارک سر ۔
تگو: – وزن ابو از اسمای ستہ ، جعد زنگیان۔
تربو: – وزن یفعلوا فعل مضارع ، لاغ و سخر ۔
تبنکو: – وزن سبد کو یعنی سبد کجا [ست] ، زنبیل۔
تانگو: – وزن زان سو یعنی از آن جانب ، جام ۔
تلوسہ: – وزن سبوسہ کہ درسر افتد ، غلاف کارد۔
تلی: – وزن یکی ، چون یکی را گوئی گلی بخوردست ، دست افزار حجام ۔
جوزه لوا: – وزن کوزه ستا یعنی ستاینده کوزه ، غلیواز ۔
جاورد: – وزن باورد شہر خراسان ، سپید خار ۔
جنگار: – وزن انگار یعنی پندار ، پنج پایہ ، سرطان ۔
جلویز: – وزن ہر چیز ، عنوان و شرطہ ۔
جنگ لوک: – وزن سنگ زور یعنی کسی کہ اورا زور سنگ بود ، کسی کہ سرفرو برد الخ ۔
کسی کہ سرفرو برد الخ جنگ لوک کے معنی ، اور بقیہ وزن کی صراحت۔
جمہلو: – وزن یفعلوا مسنگ ۔
چلک: – وزن پیر رنگ یعنی پیر شکل آلت چرمین الخ ۔
چلک: – وزن سگک تصغیر سگ ، مرغی است خرد ۔
چیرجنگ: – وزن پیر رنگ یعنی پیر شکل آلت چرمین الخ ۔
چلباسہ: – وزن گل کاسہ یعنی کاسۂ از گل بود ، جانوری است الخ۔
خضرج: – وزن مپرس یعنی پرسش مکن ، بقلۃ الحمقا ، لونک ۔
خوچ: – وزن کوچ بمعنی ارتحال ، تاج خروس ۔
ختنبر: – وزن چمن ور یعنی خداوند چمن ، کسی کہ بتوانگری لافد الخ ۔

خنور: — وزن حضور یعنی آنک زن نخواسته بود ، کالای مطبخ ـ

خوالی: — وزن خواری چون کسی را گوئی خواری ، رودبار ، مطبخی ـ

دروش: — وزن فروش جمع فراش ، کلک که بجام زند ـ

دک: — وزن لک سد هزار ، زمین سخت ـ

دژک: — وزن چرک ریم اندام ، گره که در رشته افتد ـ

دشنگ: — وزن پلنگ یعنی کهت ، بند آب الخ ـ

دوله: — وزن شوله عزل ماه در عقرب ، گردباد و پیمانهٔ شراب ـ

دبیله: — وزن غسیله که در حدیث است گویند حدیث غسیله ، غلوله الخ ـ

دژخی: — وزن درزی یعنی خیاط ، گرفته روی ـ

دورای: — وزن بوزای یعنی زاینده بوی ، نای ـ

رک: — وزن لک یعنی سدهزار ، کسی باخود از تندی الخ ـ

ریمن: — وزن بی زن یعنی مرد سرکش ـ

ریکاسه: — وزن بجاسه یعنی آنک حس ندارد ، خار پشت ـ

رنبه: — وزن رنبه که از آهن برای زمین کافتن کنند ، بوی زهار ـ

زوهمند: — وزن دوربند چون صفت بر کسی کنی گوئی دور بنداست ، کشت بالیده ـ

زگال: — وزن کنار یعنی سدره ، انگشت یعنی فحم ـ

زنجرو: — وزن در گلو چون گوئی نواله در گلو غیر رفت ، گیاهی است مشهور ـ

زورگوی: — وزن نور جوی یعنی جوینده نور ، افترا کننده ـ

زندپیچی: — وزن سنگ گیری یعنی برداشتن سنگ ، طریقهٔ کشتی گیران ، جامه ایست الخ ـ

سحرند: — وزن چه رند ، چون بتعجب رندی را گوئی وبا معدوله است ، گیاهی که میان آب روید الخ ـ

سدکیس: — وزن زر ریس یعنی ریسنده زر ، قوس الله تعالی ـ

سروتک: — وزن بر خرک چون کسی را بتعزیر برخرک نشانند ، شورش ـ

سوتام: — وزن مورام یعنی مثل مو ، اندک

سترون: — وزن عرب فن یعنی فن عرب دارنده ، نازاینده ـ

سرپایان: — وزن زر بازان یعنی بازندگان زر ، عمامه الخ ـ

سمنو: - وزن گل بو یعنی آنک بوی گل دارد ، اکرا الخ -
سرولیسه: - خر پیشه آنک پیشه خردارد ، قوس الله الخ -
سغرنه: - وزن گهرنه یعنی [گہر] نیست ، روباه ترکی -
سیرگی: - وزن میرگی یعنی میری کردن ، سختی و رنج و درد -
شبت: - وزن تبت یعنی شهر چینیان ، والان خرد-
شادروان: - وزن داور دان چون کسی را صفت کنی گوئی دا وروان ، بساط -
شوره: - وزن دوله بفتح حرف اول یعنی گردباد ، خجل -
شیدانه: - وزن پیرانه آنک چیزی منسوب به پیران کنی ، عناب الخ -
شله: - وزن حله یعنی جامهٔ عورتست ، سرگین دان الخ -
شادگونه: - وزن داد جونه ، چون کسی بکسی جونه دهد اورا گوئی داد جونه ، نہالی ، جامهٔ خواب -
شبی: - وزن شوی یعنی والان خرد ، نوعی از پوستینها -
غزب: - وزن سرب که مشابه ارزیزاست ، خوشهٔ انگور -
غوشاد: - وزن بوشاد چون گوئی جامه بوشاد ، درختی است الخ -
غاوشنگ: - وزن گاو رنگ یعنی برنگ گاو ، چوبی که بدان گاوان را برانند -
غلبکن: - وزن در مکن یعنی در را از ته مکن ، دری چون پنجره الخ -
غریون: - وزن کدیور یعنی کشا ورز ، غربال-
غمنده: - وزن نه بنده ، چون نفی بندگی از کسی [کنی] ، غمگین -
غتفره: - وزن بربره ، چون گوئی رمه بربره است یعنی در رمه بربره بسیار است ، پلید طبع -
غراره: - وزن کتاره یعنی خنجر خرد ، پیکان بزرگ -
غارچی: - وزن سارچی ، قلندری مشہور خانقاه داشت ، صبوحی-
فرباخ: - وزن فرغاخ یعنی ماده گاو خرد و فربه ، شاخ بزرگ الخ -

فرنج: - وزن پلنگ یعنی کهت ، پیرامن دہان الخ -
فرکاخ: - وزن سر خارک آنچه بدو سرخارند ، شیری باشد الخ -
فلغند: - وزن سرکند نقیض سر تیز ، پرچین یعنی خاربست -
فش: - وزن کش یعنی امر بقتل ، آنک اورا بعربی ذنب گویند-

فرکن: - وزن برکن امر بکندن ، جوی -
فریه: - وزن قریه یعنی ده ، لعنت و نفرین۔
فزه: - وزن زره یعنی دره ، پلید و پلشت الخ -
کبیتا: - وزن حمیرا ، ناطف نانی بود الخ -
کبست: - وزن شبست یعنی شب هست ، خربزهٔ تلخ
کولانج: - وزن بو ماند یعنی بوئی مانده است ، حلوائی الخ -
کیفر: - وزن سی بر یعنی عدد برسی است ، پشیمانی الخ -
کستر: - وزن گستر امر بگستردن ، خارسیاه -
کدیور: - وزن یکی بر یعنی بریکی است ، برزگر و باغبان الخ -
کیکیز: - وزن دی نیز چون گوئی تیر ماه رفت و دی نیز ، گیاهی است۔
کندش: - وزن ترتک نام ملک مغان ، پاغنده۔
کوک: - وزن بوک جنسی از شتران ، تره ایست الخ -
کلنگ: - وزن پلنگ یعنی کهت ، کلند۔
کول: - وزن گول یعنی ترهٔ خواب آرنده ، فرزیهٔ آب الخ -
کرونگل: - وزن هر صندل چون گوئی هر صندل که هست باشکو گو بیار ، دیوث وابله -
کیکن: - وزن نیلک آنک اندام چنان گیرد که نیل ، تاریکی۔
کیلو: - وزن بیلو میوهٔ هانسی ، فرزیهٔ آب -
کنو: - وزن مرو یعنی نهی از رفتن ، شئی که ریسمان بافند۔
کشو: - وزن مشو یعنی نهی از شدن ، باخه و شئی -
کمانه: - وزن طغانه که جنسی از تیر است ، کاریز کن۔
کارتنه: - وزن بارخنه ، چون حکایت دیوار کنی گوئی دیوار است بارخنه ، شنبلید -
کریسته: - وزن نزیسته یعنی زنده نگشته ، غلهٔ کوفته -
کلندره: - وزن مقنطره چنانک در قرآن است والقناطیر المقنطرة ... مرد درشت -
کماسه: - وزن حماسه کتاب شعر ، کوزهٔ شبانان -
کیسنه: - وزن الیسنه نام غزل خوان معروف ، ماشوره -
کردگانی: - وزن یوزبانی یعنی نگاهبان یوز ، تختیان۔

کش: — وزن کش امر بقتل ، بلغم ۔

موژان: — وزن کوراں جمع کور یعنی اعمی ، چشم خوب الخ ۔

میہن: — وزن بیژن نام پادشاہزادہ ، پسر و خانمان ...

موسہ: — وزن چوسہ نام قصبہ کہ نزدیک غازیپوراست ، زنبور ۔

میلادہ: — وزن شیرادہ کہ اورا خبیرۃ الملوک خوانند ، شاگردانہ الخ ۔

نغوشاک: — وزن نکوباد چون بہ دعا گوئی ، از کیش بکیش شدن الخ ۔

وغیش: — وزن برید یعنی قطع کرو ، بسیار و انبوہ۔

ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ فرہنگ نگار نے الفاظ کے تلفظ کے ضبط کرنے میں کتنی توجہ صرف کی ہے ، اور اس لحاظ سے کوئی قدیم یا جدید فرہنگ نویس اس کا ثانی نہیں۔ اکثر ہم وزن لفظ کے معنی درج کیے ہیں ، اس کی وجہ ہے کہ کبھی کبھی ہم شکل الفاظ کا تلفظ مختلف ہوتا ہے ، مثلاً: برید اور برید ایک ہی طرح کے دو لفظ ، ایک بریدن سے ماضی ہے اور دوسرا برید قاصد ہے ، اول الذکر میں حرف اول مضموم اور دوسرے میں مفتوح ، وغیش میں حرف اول مضموم ہے۔ اس لیے اس کا ہموزن برید ، بریدن کا ماضی قرار دیا اور حرف اول کے ضمہ کے تعین کے لیے اس کے معنی قطع کرو لکھ دیے ہیں۔

ہم وزن الفاظ کے سلسلے میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ کبھی کبھی مرکب الفاظ کے اجزا توڑ کر لکھے گئے ہیں ، اور ہر جز کا ہموزن لفظ الگ ملتا ہے ، چند مثالوں سے یہ بات واضح ہوگی:

افتدستا:	لفظ افتد بالفظ استا مرکب شدہ است و الف استا بسبب ترکیب ساقط گشتہ معنیٔ لفظ افتد شگفت است و معنی استا ، ستایش۔
تبہازہ:	لفظ تب مرکب با لفظ بازہ وزن غازہ ، تب و لرزہ۔
جنگلاہی:	لفظ جنگ وزن گنگ مرکب بالفظ لاہی وزن ماہی ، غلیواز۔
چاہ یوز:	لفظ چاہ مرکب بالفظ یوز بایای دو نقطہ در زیر ، خار کژ آہن الخ
چشم آفیل:	لفظ چشم بعربی عین گویند ، مرکب بالفظ آفیل وزن قابیل ، بگوشۂ چشم نگریستن۔
چشم پنام:	لفظ چشم مرکب بالفظ پنام وزن دوام ، تعویذ۔
خشکا مار:	لفظ خشک وزن مشک بالفظ آمار وزن آزار ، استسقا۔
خندہ فریش:	لفظ خندہ مرکب بالفظ فریش وزن سریش ، سخن ۔
خوشدامن:	لفظ خوش مرکب بالفظ دامن ، خشو یعنی مادر زن۔
خور نجیون:	لفظ خور مرکب بانجیون وزن پریزن یعنی غربال ، نام دیوی۔
دہ گیا:	لفظ دہ مرکب بالفظ گیا وزن بیا ، دانۂ کہ کمتر از رائی بود۔
دزہرج:	دز بمعنی حصار مرکب بالفظ ہرج وزن درج ، بیت المقدس۔

دیو کلوچ : لفظ دیو مرکب بالفظ کلوچ وزن کلوخ ، بچهٔ دیو الخ۔

دژآباد : لفظ دژ زای پارسی مرکب بالفظ آباد ، خشم آلوده۔

دژ براز : دژ بازای پارسی مرکب بالفظ براز وزن فراز ، خشم آلود الخ۔

دندان پریش : لفظ دندان مرکب بالفظ پریش وزن فریب ، خلال۔

دود آهنگ : لفظ دود مرکب بالفظ آهنگ ، دود کش۔

دژ برو : لفظ دژ بمعنی خشم مرکب بالفظ برو وزن گلو ، خشم۔

دود واله : لفظ دود مرکب بالفظ واله وزن ساله ، نام بازی۔

دال یوزه : لفظ دال مرکب بالفظ یوزه وزن توده .. نوعی از فراشتک۔

درخت سنبه : لفظ درخت مرکب بالفظ سنبه مضموم و نون ساکن ، زنبور سیاه الخ۔

دژ کامه : لفظ دژ بمعنی خشم مرکب بالفظ کامه ، خواجه و زاهد۔

داس کاله : لفظ داس مرکب بالفظ کاله وزن خاله ، عصای سرکژ الخ۔

روی ناس : لفظ روی واو پارسی مرکب بالفظ ناس ، روئین۔

روانخواه : لفظ روان وزن دوان مرکب بالفظ خواه ، گدا۔

سندره : لفظ سند وزن صند بالفظ ره ، حرامزاده که از کوی برگیرند۔

شبان فریوک : لفظ شبان مرکب بالفظ فریوک وزن پریزن یعنی غربال ، شبپرک۔

شفترنگ : لفظ شفت وزن رفت مرکب بالفظ رنگ وزن چنگ ، شفتالو۔

شاماکچه : شاماک وزن ناپاک مرکب بالفظ چه که جهت تصغیر آرند چنانک دستارچه ، سینه بند زنان۔

فوردیان : لفظ فور مرکب بالفظ دیان وزن میان ، پنج روز آخر آبان ماه الخ۔

گل کنک : لفظ گل وزن گل مکسور الاول مرکب بالفظ کنک مکسور الکاف و مفتوح النون ، تخم خنزرج۔

کریشک : لفظ کری دو مکسور الاول و یا ساکن مرکب بالفظ شک بوزن بک ، چوزهٔ هر چیزی۔

کشاخل : لفظ کشا وزن جلا مرکب بالفظ خل وزن بل ، نوعی از غله ها۔

کندواله : لفظ کند بالفظ واله وزن حاله ، گنگ و فربه۔

گریشنگ : لفظ گری وزن دری ، چون کسی را در گوئی یعنی مروارید ، مرکب بالفظ شنگ ، مغاک۔

گورشکاونه : لفظ گور وزن کور مرکب بالفظ شکاونه ، کفن دزد۔

لورآور : لفظ لور وزن کور بالفظ آور وزن داور ، دیه بر نجین بزرگ۔

مری زبانک : لفظ مری وزن دری یعنی مروارید مرکب بالفظ زبانک وزن روانک ، خوب کلان

الخ۔

حصیرید : لفظ حصیر بالفظ بد وزن سد ، خادم آتشکدہ الخ۔

ہوش اژدہ : لفظ ہوش بالفظ اژدہ وزن [ ] اسب بغایت تشنہ۔

لسان الشعراء میں جو کلمات و فقرات وزن میں استعمال ہوئے ان میں کچھ ایسے ہیں جو غیر مانوس ہیں۔ ذیل میں ان میں سے کچھ مثالیں درج ہو رہی ہیں (جن لغات کے وزن و معنی درج ہوئے ہیں وہ قوسین میں ہیں) :

پور ݙزد یعنی ݙزدندہ پور (اور مزد) ، ݙر ݙزد یعنی ݙزدندۂ در (حرمزد) ، مہ طرز آنکہ طرز مہ دارد (اندرز ، بین ہمہ یعنی ہمہ بین (ایمسہ) ، طرزور (برزگر) ، تریز (بچیز) بنیا سگ یعنی سگ بنیا (بنیا سک) ، سافدم یعنی دم ساف (بافدم) سافتن [یعنی تن ساف] (بابزن) ، ظاہر وام (باذر فام) ، بادامہ (باشامہ) ، داد مالہ یعنی مالۂ داد (بادوالہ) ، سدہ (بدہ) ، گل خانہ یعنی خانۂ گلین (برنانہ) ، دہ کلید یعنی کلید بدہ نشان (پشکلید) ، جای لاف (پای باف) ، دارا زن یعنی آنکہ دارا زند (پالاون) ، نہر زہ چون نفی ہرزہ کنی (پدر زہ) ، کند دور چون گوئی کارد کند دور کن (تندیور) ، کوزہ ستا یعنی ستایش کنندۂ کوزہ (جوزہ لوا) ، شوخا (چوغا) ، سگک تصغیر سگ (چلک) ، پیر رنگ یعنی پیر شکل (چیر چنگ) دو بنیہ (چوبنیہ) ، گل کاسہ یعنی کاسہ ای کہ از گل بود (چلباسہ) ، برداذ (خرداد) ، پری وار یعنی آنکہ اورا پری گرفتہ بود (خشیشار) ، چمن ور (ختنبر) ، برزہرہ (فرزحرہ) ، دور بند چون صفت برکسی کنی گوئی دور بند است (زوھمند) ، درآگین (زرافین) ، داد بو (زاد خو) ، موش بند (سوسپند) ، زر ریس یعنی ریسندۂ زر (سدکیس) ، زربرک (سنگرک) ، سنگ زور یعنی کسی کہ اورا زورسنگ بود (جنگ موک) ، بر خرک چون کسی را بہ تعریز برخرک نشانند (سروتک) ، کلگک تصغیر کلک (سلگک) ، مورام یعنی مثل مو (سوتام) ، عرب فن یعنی کسیکہ فن عرب دارد (سترون) ، زربازان یعنی بازندگان زر (سرپایان) ، بہشت دان (سرشکوان) ، ادب بین (سبدچین) ، چنار بو (سکاربو) ، دمجہ آنکہ در گوش [کنند] (سرخزہ) ، میرگی یعنی میری کردن (سیزگی) ، داور دان چون کسی را صفت کنی گوئی داور دان [است] (شادروان) ، داد جو نہ چون کسی بکسی جو نہ دہد (شادگونہ) ، قرچ (غلچ) ، بوشاد (غوشاد) ، دُر مکن یعنی در را از تہ مکن (غلبکن) ، خوشای (گوشای) ، کونج (سونج) ، سرج (کلج ۔ کج) ، سیرک (کیرخ) ، سی بر یعنی عدد برسی است (کیفر) ، فلاخر یعنی خربزہ (کراکر) ، یکی بر یعنی بریک است (کدیور) ، ینک یعنی گیاہ (کرک) ، کمیتک تصغیر کمیت (کبیتک) ، کلارنگ (کلاسنگ) ، ارستون (کرستون) ، چمن بو (کرفشو) ، ریبو (کیبو) ، بواز (گواز) گلشاخ (کلشاک) ، خاتونک (مانورک) ، شیرادہ (میلادہ) ، درمنہ (مرخشہ) چمن خواہان (نغخوالاون) ، حملاج (ورتاج) ...

اوپر جو مثالیں درج ہیں وہ قواعد زبان کے اعتبار سے اس طرح ترتیب دی جاسکتی ہیں :

۱۔ (مفرد) اسم نکرہ جیسے ارستون ، حملاج ، سیرک ، سرج ، خوشای ، ینک

۲ ۔ اسم فاعل مرخم جیسے پوردزد ،اردزو ، دارازن ، کوزہ ستا ، پری دار ، زرریس ، ادب بین ، داوروان ، چمن خواہ ، عمل ران ..

اسم فاعل (قلب اضافت) زورسنگ ، مہ طرز ، عرب فن ، چنارہو ، چمن بو ، گلشاخ ،

اسم فاعل (قلب صفت موصوف) پیر رنگ ، صاف دم ، صاف تن۔

اسم فاعل (باعلامت فاعلی) چمن ور ۔

اضافت مقلوب : داومالہ ، گل خانہ ، گل کاسہ

صفت مقلوب : بنیا سنگ

کاف تصغیر : سنگک ، خرک ، کلک ، کمینک۔

ویسے لسان الشعراء میں پانچ فرہنگوں کے نام آئے ہیں ، رسالۃ النصیر ، لغت فرس اسدی ، فرہنگ قواس ، فرھنگ مولانا عبدالرحمن ، تاجین۔ ان میں سے اول الذکر تینوں سے کافی استفادہ ہوا ہے رسالۃ النصیر کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں البتہ لسان الشعراء میں جبیوں الفاظ کے ذیل میں رسالۃ النصیر کا حوالہ درج ہے ، لیکن نہ اس کے زمانے سے اور نہ اس کے مصنف (نصیر) سے کماحقہ واقف ہیں۔ البتہ فرہنگ اسدی موجود ہے ، اور اس کے حوالے سے لسان الشعراء میں مطالب درج ہیں ، بعض جگہ دونوں اندراج میں فرق ہے ، مثلاً : افتد ستا کے ذیل میں اسدی کا ذکر اس طرح ہے : در فرھنگنامہ اسدی ستایش خدای تعالی ۔ لیکن فرہنگ اسدی (چاپ عباس اقبال ص ۵) میں ہے :

افدستا ، این لفظ کلمتی است مرکب پہلوی ، افد (۲) شگفت باشد و ستا ستایش چنانکہ دقیقی گفت ۔

اور چاپ مجتبائی ص ۲۲ میں اس کی وضاحت اس طرح ہے :

افدستا ، افد بہ پہلوی زبان شگفت باشد و استا ستایش بود ، و این لفظ مرکب است ، چون ہر دو بہ یکجا گوئی افدستا معنیش آن بود کہ بہتر و شگفت ترو افزونتر باشد اندر سخن ، و دقیقی این لفظہا آوردست و گفتہ۔

گویا لغت فرس اور لسان الشعراء کے بیان میں فرق ہے ، لیکن مجھے ظن قوی ہے کہ لغت فرس کے کسی نہ کسی نسخے سے لسان الشعراء کے قول کی تائید ہوتی ہے ، اس لیے کہ صحاح الفرس ص ۲۱ میں نخجوانی نے وہی لکھا ہے جو لسان الشعراء میں لغت فرس کے حوالے سے ہے ، ملاحظہ ہو :

افدستا بفتح ہمزہ و سکون فاوکسر دال پہلویست ، افد شگفت بود ستا ستایش و معنی مجموع کلمہ ستایش خداوند جل جلالہ و عم نوالہ دقیقی گفت ۔

قابل ذکر یہ ہے کہ لسان الشعراء کے نسخۂ حاضر میں افدستا کے بجائے چند بار افتد سا (۳) آیا ہے۔

پازند کی تشریح لسان الشعراء میں اس طرح ملتی ہے :

پازند کتاب مغان ، این معنی مولانا فخرالدین نبشتہ است و امیر اسدی صحف ابراہیم علیہ السلام

می نویسد۔

فخرالدین کی تالیف فرہنگ قواس ہے ، اس میں (ص ۱۲) پازند کے یہ معنی درج ہیں :
زندو پازند کتاب مغانست و استانیز گویند ۔ آغاجی گفتہ (زند کی تمثیل)لغت فرس کے نسخوں میں اختلاف ہے ۔ مثلاً طبع عباس اقبال (ص ۱۰۰) میں زند نہیں ہے ، اور پازند کی تشریح اس طرح ہے (ص ۱۰۰) :

پازند اصل کتابست و ابستا گزارش۔

طبع مجتبائی میں پازند نہیں صرف زند ہے اس کی تشریح اسطرح ہے : (ص ۷۷)
زند صحف ابراہیم پیغمبر است چنانچہ دقیقی گفتہ است ۔ (یہی شعر فرہنگ قواس میں زند کی وضاحت میں نقل ہوا ہے)۔

اس تفصیل سے واضح ہے کہ اسدی کی فرہنگ کے مختلف نسخوں میں بے پناہ اختلاف پایا جاتا ہے ، اور موجودہ نسخوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو رطب و یابس سے پاک ہو ، قدیم فرہنگوں میں لغت فرس کے حوالے سے جو مطالب درج ہیں ، ان کا مطالعہ اس سلسلے میں مفید ہوگا۔ صحاح الفرس جس میں لغت فرس سے بہت زیادہ استفادہ ہوا ہے ، اس میں زندہ پازند کی توضیح قابل توجہ ہے : (ص ۴۷) پازند اصل کتاب صحف ابراہیم علیہ السلام است و ابستا گزارش ... ص ۸۷ زند تفسیر پازند و استابود دقیقی گفت ۔

اگرچہ قدیم فرہنگوں میں اوستا ، زند ، پازند کے بارے میں غیر معتبر بیانات ہیں ، لیکن ان کا مطالعہ بہرحال ضروری ہے۔

لسان الشعراء میں دو ایک بار اور ، لغت فرس اور فرہنگ قواس کا حوالہ درج ہے ، لیکن فی الحال اس سے درگذر کرتے ہیں اور رسالۃ النصیر اور فرہنگ عبدالرحمن کے نام سے جو اطلاعات لسان الشعراء میں درج ہیں ، انھیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے ، اس لیے کہ یہ اطلاعات کسی اور ماخذ سے دستیاب نہیں ہو سکتیں :

- در رسالۃ النصیر (آورد) حملہ گاہ۔
- بکماز وزن ابراز یعنی جدا کردن ، مہمانی شراب و نبیذو غم واندوہ و این در رسالۃ النصیر است ۔
- برواز وزن پرداز ، جای آرام و در رسالۃ النصیر نبشتہ شدہ است۔
- در رسالۃ النصیر نبشتہ است (برزن) کوچہ و صحرا۔
- توز ، در رسالۃ النصیر نبشتہ است ، کشیدن و دوختن را گویند۔
- در رسالۃ النصیر (راغ) صحرا را گویند۔
- در رسالۃ النصیر نبشتہ (رنگ) جلاجل۔
- در رسالۃ النصیر بنشتہ است (شبگیر) آخر شب را گویند۔

- در رسالۃ النصیر کا نون منقل است ۔
- در رسالۃ النصیر است : مہرگان خزان را گویند ۔
- در رسالۃ النصیر نبشتہ است :
  (نوش دارو) شراب را نیز گویند ۔

لسان الشعراء میں ایک بار فرہنگ نامہ ، عبدالرحمن کا حوالہ آیا ہے ، اس فرہنگ کے نام سے ناواقف ہیں ، بہرحال ملاحظہ ہو :

در فرہنگنامۂ عبدالرحمن (کرا) طاق دیواری نبشتہ است ۔

یہاں تک تو لسان الشعراء کے مآخذ کے تعلق سے ایک گزارش تھی ، اب ان چند فرہنگوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں اس سے خاصا استفادہ ہوا ہے :

اس میں شبہہ نہیں کہ لسان الشعراء خاص [redacted] اول فرہنگ تھی ، اسی کا نتیجہ ہے کہ اس کے بعد کی اکثر فرہنگوں کے مآخذ میں اس فرہنگ کا نام ملتا ہے ، اور بعض فرہنگوں میں باوجود اس کے کہ اس سے خاصا استفادہ ہوا ہے ، لیکن ان میں کہیں بھی اس فرہنگ یا کسی اور فرہنگ کا نام درج نہیں ، انہی میں زفان گویا ہے جس میں لسان الشعراء سے خاصا استفادہ ہوا ہے (اس کی بحث بعد میں آئے گی) گیارہویں صدی ہجری تک جو فرہنگیں ہندوستان میں مرتب ہوئیں ان میں لسان الشعراء سے استفادہ کیا گیا ہے جیسے ادات الفضلاء ، شرف نامہ ، مؤید الفضلاء ، فرہنگ جہانگیری وغیرہ ، بعد کے فرہنگ نگاروں کے مآخذ میں اس فرہنگ کا نام نہیں ملتا ۔

شروع میں ذکر ہو چکا ہے کہ ادات الفضلاء میں لسان الشعراء کے تقریباً کل مندرجات نقل کر دیے ہیں اور یہ بات مؤید الفضلاء میں کئی بار دہرائی گئی ہے ، ادات الفضلاء تالیف ۸۲۲ھ ہنوز طبع نہیں ہوسکی ہے ، اس کتاب کے تنقیدی مطالعے کے سلسلے میں لسان الشعراء کا مطالعہ نہایت اہم ہوگا ، یہ الگ موضوع ہے جس پر فرصت سے لکھا جاسکتا ہے ، شرف نامہ میں بھی خاصے مطالب لسان الشعراء سے حاصل کیے گئے ہیں ، البتہ سب سے زیادہ استفادہ صاحب مؤید الفضلاء نے کیا ہے ، میرے اندازے کے مطابق اس فرہنگ میں لسان الشعراء سے کم و بیش دو سو پچاس مندرجات نقل ہوئے ہیں ، اور جیسا کہ کئی بار ذکر ہو چکا ہے کہ فرہنگ لسان الشعراء کا کوئی اور نسخہ دستیاب نہیں ، مؤید الفضلاء میں اس فرہنگ کے تقریباً دو سو چالیس اندراجات اہم قیمتی مواد کا کام کرتے ہیں ، راقم حروف نے مؤید الفضلاء کے ان اندراجات کی نشاندہی کرلی ہے اور ان کا استعمال اس فرہنگ کے انتقادی متن کی تیاری میں کیا گیا ہے ۔

فرہنگ زفان گویا ۸۳۷ھ کے حدود میں لکھی گئی ، اس سے واضح ہے کہ یہ فرہنگ ، لسان الشعراء کے خاصے بعد کی ہے ، اگرچہ صاحب زفان گویا نے لسان الشعراء کا نام نہیں لیا ہے ، لیکن اس کا اس فرہنگ سے استفادہ مسلم ہے ، ذیل کی مثالوں سے اس کی توثیق ہو سکے گی :

۱ - لسان الشعراء کے تقریباً سارے الفاظ زفان گویا میں شامل ہیں ، اس تفاوت کے ساتھ کہ لسان الشعراء میں مفرد اور مرکب الفاظ ایک ہی ضمن میں ہیں جب کہ زفان گویا میں مرکبات بخش دوم میں بیان ہوئے ہیں۔

۲ - لسان الشعراء کے الفاظ ، حرف اول کے اعتبار سے باب قرار دیے گئے ہیں اور ان میں حرف تہجی کی ترتیب قائم رکھی گئی ہے ، لیکن ہر باب کے ذیل میں حرف آخر کی رعایت سے ہر حرف پر ختم ہونے والے الفاظ یکجا ہیں ، لیکن ان میں حرف تہجی کا باقاعدہ لحاظ نہیں ، اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اکثر اسی ترتیب سے الفاظ زفان گویا میں بھی درج ہیں۔ تقریباً ہر حرف کے ذیل میں جو الفاظ حرف آخر کی رعایت سے ایک ساتھ درج ہوئے ہیں ، ان میں اکثر پہلے چند الفاظ بعینہٖ اسی ترتیب سے دونوں فرہنگوں میں ہیں۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ زفان گویا نے لسان الشعراء سے بخوبی استفادہ کیا ہے۔

۳ - انتخاب و ترتیب الفاظ کے علاوہ معانی کی بڑی حد تک یکسانی ملتی ہے۔

۴ - قدیم فرہنگوں کے حوالے سے اکثر جو مندرجات زفان گویا میں نقل ہیں ، وہی لسان الشعراء میں پائے جاتے ہیں ، اس سے ظاہر ہے کہ زفان گویا پر لسان الشعراء کا بڑا اثر ہے ، اس سلسلے میں چند مثالیں پیش کی جا رہی ہیں :

لسان الشعراء	زفان گویا
آورد ، نبرد ، کارزار و در رسالۃ النصیر حملہ گاہ	آورد ، کارزار و در رسالۃ النصیر حملہ گاہ و در فردوسی کوشیدن الخ (ص ۱۴)
بگماز وزن ابراز یعنی جدا کردن ، مہمانی شراب و نبیذ و غم و اندوہ و این در رسالۃ النصیر است	بگماز مہمانی شراب و نبیذ و غم و اندوہ و این در رسالۃ النصیر است و نیز گویند سیلی باشد الخ (ص ۵۶)
توز وزن سوز ، حاصل کنندہ ، گویند کین توز ، و در فرہنگنامہ مولانا فخرالدین [است] آنچہ از کسی یکسی رسیدہ باشد بدو باز رسانیدن و در رسالۃ النصیر نبشتہ است : کشیدن و دوختن را گویند	توز بواو پارسی ، حاصل کنندہ و گویند کین توزو فخر قواس گوید آنچہ از کسی بکسی رسیدہ باشد بدو باز رسانیدن ، و در رسالۃ النصیر نبشتہ است : کشیدن و دوختن را گویند۔ (ص ۱۰۵)

چونکہ زفان گویا لسان الشعراء سے متأخر ہے ، واضح ہے کہ صاحب زفان گویا نے لسان الشعراء سے استفادہ کیا ہے۔

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ تقریباً ہر حرف کے ذیل میں شروع کے الفاظ دونوں میں یکساں ہیں۔ یہ مثالیں دیکھیے :

لسان الشعراء

باب الف ـ الف

ایلیا ، بیت المقدس

آسا مثل و فاژه و آسایش

آوا آواز

استا ستایش و کتاب مغان که آنرا تفسیر زند گویند۔

الوا صبر که بهندوی کنوار گویند

افندستا نیکوترین ستایش و در فرهنگنامهٔ

اسدی ستایش خدای تعالی

آشنا سد پیکانه و آشنا کننده میان آب

انگزوا جائی که گوسپندان باشند

اژدها مار اژ در

زفان گویا ص ۶

بخش اول ، بهره نخست الف

ایلیا بیت المقدس و نام حضرت رسالت

آسا مانند چنانک گویند شیر آسا و حور

آسا ، ہو فاژه یعنی آنک دہن از ہم

جدا شود یا از کاہلی یا از آمدن خواب ،

آسایش [illegible] چنانکه گویند ولاسا الخ

آوا آواز

استا ستایش و کتاب مغان که آنرا تفسیر زند گویند

الیوا صبر که بهندوی کنوار گویند

آشنا سد پیکانه و رفتن بر روی آب

انگزوا جای گوسپندان باشد و نیز گاوان

اژدہا : مار اژ در الخ

انوشا : مذہب گبران

لسان الشعراء میں ایلیا و افندسا زیادہ ہے ، اور زفان گویا میں انوشا ، آخرالذکر میں افندسا کے بجائے افندستا مرکبات کے ذیل میں ہے ، لیکن افندستا کو وہ صحیح جانتا ہے۔

(ب)

لسان الشعراء

آشکوب : سقف

آشوب : فتنه

آسیب : پر تو

انروب : دردی که پوست آواره کند

زفان گویا ص ۸

آشکوب : پوشش خانه

آگب : زخاره

آشوب : فتنه

آسیب : پر تو

اندوب : دردی که پوست آواره کند

افراسیاب : نام پادشاہی از توران زمین

زفان گویا میں آگب اور افراسیاب دو اندراج زیادہ ہیں۔

(مست)

لسان الشعراء

اردی بہشت : آفتاب در ثور
انفست : پردہ عنکبوت
آگفت : بلا و رنج
آفتاب پرست : گل نیلوفر و بوقلمون
الخت : طمع

زفان گویا ص ۹

انفست : پردہ و تستۂ عنکبوت
آگفت : بلا و رنج
الخت : بلا و رنج
آبافت : جامۂ سفت
انگشت : پارۂ آتش کہ سیاہ شدہ باشد الخ

لسان الشعراء کے دو اندراج زفان میں مرکب کے ذیل میں بخش دوم میں نقل ہیں ، البتہ زفان میں دو اندراج زیادہ ہیں۔

ج کے ذیل میں زفان گویا میں گیارہ اندراج اور لسان الشعراء میں سات ہیں ، لسان کے پہلے چھے زفان کے پہلے چھے کے مانند ہیں :

(ج)

لسان الشعراء

اوبج : سنگ انگور کہ آنرا بہندوی لہوڑہ گویند
آگج : یعنی پر کردہ عسیب کہ آنرا بپارسی جگر آگند گویند
آخج : انداختن

زفان گویا ص ۱۰

اوبج : سنگ انگور
آگج : عسیب
آخج : انداختہ

لسان الشعراء

انج : بیرون رفتن و بیرون کشیدن
آکج : قلاب آہنی کہ برسر چوب کردہ باشد و بران پارہ ہای تیغ کشند

زفان گویا ص ۱۰

انج : روئی کہ بیرون کشیدہ باشد
آکج : قلابی بود آہنی کہ برسر چوبی بستہ باشد و بدان پارہ ہای تیغ از یخدان کشند و در اسدی آنرا کج کردہ است

حرف د

لسان الشعراء

ایزد : خدای تعالی و تقدس
اورمزد : مشتری
ارجمند : عزیز و گرامی
آژند : گل میانۂ دو خشت
آورد : کارزار و در رسالۃ النصیر حملہ گاہ

زفان گویا ص ۱۷

ایزد : خدای تعالی و تقدس
اورمزد (ذیل مرکبات) : مشتری
آژند : گل میانۂ دو خشت
آورد : کارزار و در رسالۃ النعہ حملہ گاہ
امید : سپار و آن آہن پارہ ایست کہ زمین

لسان الشعراء	زفان گویا
ابید : سپار هندوی پھالی آهن پاره که بدان زمین زراعت را پاره کنند	زراعت پارہ کند به ہندوی پھال گویند۔
افد : شگفت	افد : شگفت بعضی افد باتا گویند

دونوں فرہنگوں میں الفاظ کا انتخاب ، ان کی ترتیب اور تشریح یکساں ہیں۔

حرف ر

لسان الشعراء	زفان گویا ص ۱۸
اختر : منزل ماه الخ	اختر : منزل ماه الخ
آذر : وزن آزر یعنی پدر خلیل الله علیه السلام آتش۔	آذر : آتش و آفتاب در قوس

حرف ز

لسان الشعراء	زفان گویا ص ۲۲
اورمز : مشتری	اندرز : وصیت
اندرز : وصیت	اندوز : حاصل کننده
اندوز : حاصل کردن	اورمز : مشتری

لسان الشعراء میں تین الفاظ اور زفان میں دس ہیں ، ترتیب بھی بڑی حد تک یکساں ہے ،

حرف ژ

لسان الشعراء	زفان گویا ص ۲۳
آبیژ : سرشک آتش و بوما دران	آبیژ : سرشک آتش و بوماوران

دونوں میں ایک ہی اندراج ہے۔

حرف ش

لسان الشعراء	زفان گویا ص ۲۷

اندایش : کاہ گل	اندایس : کاہگل
آغاش : شورش و کسی رابرشورانیدن	آغاش : شورش و کسی را بر شور انیدن

لسان الشعراء میں صرف دو اندارج ہیں اور زفان میں سات ، مگر پہلے دو وہی ہیں جو لسان الشعراء میں ہیں۔

حرف غ

لسان الشعراء	زفان گویا ص ۲۵
آزرغ : انچہ از درخت خرما برند	ازرغ : انچہ از درخت خرما برند
آمیغ : آمیختہ	آمیغ : آمیختہ
آمرغ : قیمت	آمرغ : قدر و قیمت

دونوں میں پہلے تین اندراج ایک ہی ہیں۔

حرف ل

اسکے ذیل میں لسان الشعراء میں دو اندراج اور یہی دونوں زفان (ص ۲۹) میں پہلے دو اندراج ہیں۔

حرف م

کے ذیل میں دونوں میں پہلے پانچ اندراج ایک ہی ہیں یعنی ازرم ، ایستم ، اوستام و انجام اور اشتام اور دونوں میں معانی بھی یکساں ہیں۔

تفصیلات بالا سے واضح ہے کہ لسان الشعراء کے تقریباً سارے مندرجات زفان گویا میں شامل ہیں ، اور اول الذکر میں جو معانی مختصراً درج ہیں وہی آخرالذکر میں کچھ تفصیل کے ساتھ - خلاصہ یہ کہ لسان الشعراء زفان گویا کے اہم ماخذ میں ہے ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لسان الشعراء کے اندراجات زفان میں پہلے آئے ہیں ، بعد میں دوسری فرہنگوں سے استفادہ ہوا ہے۔

لسان الشعراء سے استفادہ کرنے کی ایک بین دلیل یہ ہے کہ زفان گویا میں ایک مصرعہ بعینہٖ لسان الشعراء سے لیا گیا ہے ، اس لئے کہ یہ مصرعہ لسان الشعراء کے علاوہ زفان گویا سے پہلے کی کسی فرہنگ میں نہیں۔

لسان الشعراء میں بادفرود وین کے ذیل میں آیا ہے :-

"وزن و معنی این مصراع محقق گردد:

مصراع: باد فرو رو بنشست کش خواند عرب ریح الدبور"

زفان گویا بخش دوم مرکبات کے ذیل میں ہے:۔

"باد فرور وین باد عزبی را گویند چنانک قائل گوید:

مصراع: باد فرو رو بنشست کش خواند عرب ریح الدبور"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ زفان گویا میں یہ مصراع لسان الشعراء سے حاصل کیا گیا ہے، اور اس سے یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ لسان الشعراء نے زفان گویا کو بہت متأثر کیا ہے۔

قوس اللہ کی اصطلاح زفان گویا میں لسان الشعراء سے ماخوذ ہے، ملاحظہ ہو:

لسان الشعراء	زفان گویا ص ۲۰۷
سریر وزن ضمیر تخت و قوس اللہ کہ آنرا نادان کمان رستم گویند	سریر قوس اللہ کہ نادانان کمان رستم گویند و سریر (۴) بتازی تخت و کرسی
سدکیس قوس اللہ تعالی	سدکیر قوس اللہ تعالی (ص ۲۰۸)
رخش بغم را قوس اللہ، آنک اورا خلق از جاہلیت کمان رستم گویند	رخش قوس اللہ آنکہ اورا خلق از جاہلی کمان رستم گویند الخ (ص ۱۸۰)

لسان الشعراء ہندوستان میں لکھی گئی ہے، چنانچہ خاصی تعداد میں ہندوستانی متبادل لفظ اس فرہنگ میں شامل ہو گئے ہیں، آٹھویں صدی ہجری کے وسط کے یہ ہندوستانی الفاظ زبان شناسی کے اعتبار سے بڑی اہمیت کے حامل ہیں، ذیل میں ان کی فہرست درج کی جاتی ہے:

اوبخ: سنگ انگور، هندوی لسوره

امید: سپار هندوی پھالی، زنجیر سپار هندوی پھاله، سبار هندوی پھالی،

انگدان: بسباس یعنی جاہتری کما جاہتری

آنسته: مشلنگ یعنی موته، مشلک موته

آھیانه: ہندوئی آنرا تالو خوانند

اثبوار: اڑدہ

باد کش: کہہ باد بیزان باد کھہ

بساک: به هندوی سهره۔

بشنگ وزن پلنگ یعنی کھت، ترنگ وزن پلنگ یعنی کھت، دشنگ وزن پلنگ یعنی کھت باوڑ قام صغرا بهندوی پت، زرنگ وزن پلنگ یعنی کھت، عزنگ وزن پلنگ یعنی کھت، زغنگ/فرغ وزن پلنگ یعنی کھت، کلنگ وزن پلنگ یعنی کھت، بتو وزن لتو، پہنہ لتو، گروناي لتو مدنگ وزن پلنگ یعنی کھت

پرچمن	هندونی لونک
خطرج	لونک
طرچلوک	بجتل
طرزہرہ	کنیرہ رک وزن لک سد ہزار
دغدغہ	گدگدی ، غلغلیج گدگدی
زمنیان/نغخواران.	جوانی
سوار	کنگن
سماروغ	چھتر مار
سفتہ	ھنڈی
سارہ	چادر کہ ھنود پوشند
شنگریز	سندھی
شرک	سیل
شن	سنئی
شمہ	ملائی
عزارہ	وزن کتارہ
غنگ	لتہ روغنگر
فرفرہ	پھرکی
کیلو	وزن ہیلو میوۂ ہانسی
نیسو	وزن ہیلو میوۂ ہانسی
کرکر	وزن پلپل یعنی فلفل
گل کنک	لونک
کلثبہ	پنڈی
کیسنہ	گگر
کرنا	جھیر
گوم	کھبل
وردوک	چھپر
حسک	جھنج
یوغ	جواتہ

ہندوستان کے کئی قصبات کا نام آیا ہے ، مثلاً کول ، ہانسی ، چوسہ ، غازیپور ، برن ، مہاون

مہر

الی وزن برنی کہ از قصبۂ برن بود۔ بپور وزن سیور قصبۂ کہ در ملتانست

پول وزن کول قصبۂ مشہور

پلنگ وزن تلنگ شہر تلنگیان

موسہ وزن چوسہ نام قصبۂ کہ نزدیک غازیپور است

کیلو وزن بیلو میوۂ ہانسی

نیو وزن بیلو میوۂ ہانسی

ھندوستان کی بعض رسموں پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

بساک وزن ہلاک تاجی کہ از گلہا بافند و بہندوی سہرہ گویند۔

یہ وہی سہرہ ہے جو تقریب کے مواقع پر استعمال ہوتا ہے ، خصوصاً شادیوں میں دولہا اور دلہن کو سہرہ پہنایا جاتا ہے اور جدید دور میں شادی کے موقع پر جو نظم لکھی جاتی ہے وہ سہرہ کہلاتی ہے ، غالب اور ذوق کے سہرے تاریخ ادب اردو میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ گدھے پر بٹھانے کی سزا ہندوستان میں رائج تھی چنانچہ سروتک کے ذیل میں ہے : وزن بر خرک جون کسی را بہ تعزیر خرک نشانند۔

ذال معجم سے صاحب لسان الشعراء واقف معلوم ہوتا ہے ، لیکن فارسی املا میں اس کا کیا مقام ہے اس سے شاید وہ بخوبی واقف نہ ہو ، اس لیے اس فرہنگ میں ذال معجم کا استعمال نہیں ہوا ہے ، دراصل فارسی دال اور ذال کے مابین فرق کرنے کا ایک قاعدہ تھا ، وہ یہ کہ اگر حرف دال کے پہلے حرف علت ہو تو وہ دال نہیں ذال ہے ، مثلاً باد نہیں باذ ، خواہ فعل ہو یا اسم ، اسی طرح بود نہیں بوذ ہے ، اس لیے کہ دال کے پہلے واو حرف علت ہے ، فارسی میں اس قاعدے پر نویں صدی کے اواسط تک پوری طرح عمل ہوتا رہا ، لیکن ھندوستان اور ماوراء النہر میں اس پر خال خال عمل ہوا۔ لسان الشعراء آٹھویں صدی کے وسط میں تالیف ہوتی ہے ، لیکن اس میں ایک جگہ ایسی نظر نہیں آتی جس میں دال اور ذال کی تفریق کے قاعدے کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ معلوم ہے کہ اس فرہنگ میں حرف اول باب ہے ، تو ذال باب نہیں ہوسکتا تھا اس لیے کہ ذال معجم شروع میں نہیں آتا تھا ، البتہ لفظ کے آخر میں آتا ہی تھا ، ایسی صورت میں فصول کے ذیل میں ذال معجم کا نہ لانا یقیناً اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آٹھویں صدی میں بھی ذال معجم کا رواج نہ تھا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ قدیم فارسی لغت نویسوں نے فارسی لغت نویسی کا حق صحیح طور پر ادا نہیں کیا ہے ، یہ لوگ محقق کم اور نقال زیادہ ہیں ، مثلاً : قواس نے لغت فرس کی بڑی نقالی کی ہے ، اسی طرح صحاح الفرس بھی لغت فرس کا نقال ہے ، لسان الشعراء میں لغت فرس اور فرہنگ قواس سے نہ صرف اندراج بلکہ ان کے معانی بھی نقل کر لیے ہیں ، زفان گویا نیں لسان الشعراء کے بیشتر الفاظ شامل کر لیے ہیں ، مؤید الفضلاء کے بقول اوات الفضلاء میں لسان الشعراء کے سارے الفاظ شامل کر لیے

گئے ہیں ، یہ صرف الفاظ کے انتخاب کا مسئلہ نہیں ، بلکہ ترتیب الفاظ اور معنی الفاظ میں بھی اپنے پیشرووں کو سامنے رکھا گیا ہے ، لطف یہ ہے کہ معانی بیان کرتے وقت الفاظ و فقرات میں کسی قسم کی تبدیلی جائز نہیں سمجھی گئی ہے ، یہی وجہ ہے کہ فرہنگ نگار محقق نہیں ہوسکا ، اور انہی فرہنگ نگاروں کی عدم توجہ کا نتیجہ ہے کہ فارسی میں سیکڑوں الفاظ جو غلط خوانی اور تصحیف کے نتیجے میں وجود میں آئے وہ فارسی کے اصیل لفظوں کے دوش بدوش فرہنگوں میں شامل ہوئے۔

قدیم فرہنگوں کی طرح لسان الشعراء میں الفاظ کے معنی کم ملتے ہیں ، زفان گویا کے مندرجات سے مقابلہ کرنے سے اس حقیقت کا پورا انکشاف ہوتا ہے ، یہ قدرتی امر ہے کہ زمانہ گذرنے پر لفظ کے معانی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے ، جہانگیری اور برہان قاطع میں لفظ کے جتنے معنی ملتے ہیں وہ قدیم فرہنگوں سے ، بجملہ زفان کے ، کہیں زیادہ ہیں۔ ذیل کی چند مثالوں سے یہ بات پوری طرح ثابت ہو جائے گی :

لسان الشعراء	زفان گویا
آساء مثل و فاژه و آسایش	آسا مانند چنانک گویند شیر آسا ، حورآسا ، ہو فاژه یعنی آنکه دہن ازہم جدا شود یا از کاہلی یا از آمدن خواب ، و آسایش چنانک گویند ولاسا ، و بعضی فرق کرده اند بمد آسایش و مانند مراد باشد و بغیر مد فاژه
آوا: آواز	آوا ، آخرین حرف ازوی نقصان کرده اند چنانک آرا و ارا وستا بمعنی آراینده وارایندہ وستاینده
استا : ستایش و کتاب مغان که آنرا تفسیر زند گویند	استا بکسر ہمزه ، ستایش و بفتح ہمزه کتاب مغان که آنرا تفسیر زند گویند چنانک استا وزند واستازند گویند اختراع زرتشت است
الیوا: صبر که بہندوی آنرا کنوار گویند	الیوا صبر که بہندوی کنوار گویند و نیز بفتح ہمزه
آشنا : سند پیگانه و آشنا کننده میان آب	آشنا سند پیگانه درفتن بروی آب ، بحذف ہمزه نیز آید
انگزوا: جائی که گوسپندان باشند	انگزوا جای گوسپندان باشد و نیز گاوان وزای فارسی و بفتح کاف نیز گفته اند۔
اژدہا : مار اژدر	اژدہا مار اژدر ہمان اژدہاست بتازی ثعبان
آشکوب : سقف	آشکوب پوشش خانه بغیر مد نیز گفته اند

آسیب : پرتو — آسیب پرتو و دوتن کہ برہم سایند و بہم برسند و
دوش بدوش بہم کوبند باپہلویش ، یکدیگر را
آزاری و کوفتگی رسد ، از انجا ست کہ آسیب
سرگشتہ و مدہوش قریب یکدیگرند۔

لسان الشعراء تصحیف سے خالی نہیں۔ حیرت اس بات پر ہے کہ مصنف باوجود صحیح اور غلط دونوں طرح کے الفاظ کے درج کرنے کے ، کبھی تصحیف کی طرف متوجہ نہ ہوسکا۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں :

ب کے ذیل میں باسک اور " و " کے ذیل میں واسک اور دونوں کے معنی " فاژہ " درج ہیں ، مصنف نے نہ تو باسک کے ذیل میں اور نہ واسک کے ذیل میں دوسرے اندراج کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بالوایہ اور بالوانہ ایک ہی حرف کے ذیل میں بیان ہوئے ہیں۔

بالوانہ مرغکی مقدار کنجشکی سپید و سیاہ و کوتاہ پای بردرخت ودیوار نشیند ، اگر برزمین نشیند بدشواری پرد۔

بالوایہ فراشتک

اور مؤید ۱: ۱۷۸ میں بالوایہ کے ذیل میں ہے :

بالواہ و بالوایہ پرندہ ایست کہ آنرا فراشتک نامند ، عرب آنرا خطاف گویند (ادات) ، و در شرفنامہ بالوایہ مرغکی است بحجم کنجشک سپید و سیاہ کوتاہ پای بر درخت و دیوار نشیند چون بر زمین نشیند بدشواری پرد عرب آنرا خطاف خوانند۔

اس تفصیل سے واضح ہے کہ بالوانہ اور بالوایہ مرادف ہیں ، لیکن اصل کون ہے اور مصحف کون اس کا فیصلہ مشکل ہے ، فرس ، قواس ، صحاح بالوایہ لکھتے ہیں ، لیکن آقای دھخدا بادوایہ صحیح سمجھتے ہیں (دیکھیے صحاح الفرس ۲۹۴ حاشیہ ، و زفان ۷۵ حاشیہ)

بغج اور بلغج دونوں کے معنی لعاب کے ہیں ، یہ دونوں لفظ لسان میں شامل ہیں لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ کون اصل ہے اور کون مصحف ، اس سے زیادہ قابل گرفت بات یہ ہے کہ دونوں میں سے کسی کے ذیل میں اشارہ نہیں کیا گیا ہے کہ اس کی ایک دوسری صورت بھی موجود ہے۔

* بغج خوی کہ وقت سخن بیرون افتد۔
بلغج لعاب دہن۔

لغت فرس ۶۳ ، قواس ۸۳ ، مدار ۱: ۲۳۱ ، جہانگیری ، سروری ۱۲۳ ، رشیدی ۳۲۷ وغیرہ میں بغج بمعنی لعاب دہن ہے ، اس کے برعکس مؤید ۱: ۱۳۰ ، ۲ : ۲۷۸ ، برہان ۲۹۱ ، بغج و بلغج دونوں اور زفان ۴۷ ، ۳۶۳ میں بھی دونوں ہیں ، لیکن قدیم لغات فرس اور قواس میں بلغج نہیں ہے ، اس سے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ صحیح لفظ بغج ہے ، بلغج مصحف ہے۔ پروفیسر محمد معین نے حاشیہ برہان میں یہی

قیاس کیا ہے۔

تکس (تکژ) اور وتکژ دونوں کے معنی دانۂ انگور کے ہیں:

اگرچہ تکژ کے بجائے لسان الشعراء کے نسخۂ حاضر میں تکس بمعنی دانۂ انگور ہے، لیکن میرا قیاس یہی ہے کہ اس نسخے میں تکژ درج ہونے سے رہ گیا ہے، زفان، ۱۰ میں ت۔ژ کے ذیل میں دو لفظ ہیں: تژ اور تکژ جب کہ لسان الشعراء کے نسخۂ حاضر میں تژ ہی ہے۔ چونکہ تکژ جس کی یہ صورتیں ہیں: تکژ، تکس، تکش بمعنی دانۂ انگور، تقریباً سب فرہنگوں میں موجود ہے، لسان الشعراء میں اس کا حذف خلاف قیاس ہے، اس کے باوجود اس فرہنگ میں وتکژ بھی ہے جس کے معنی دانۂ انگور ہیں، وتکژ صرف دو ہی ایک فرہنگوں میں ہے جیسے برہان قاطع (ص ۲۲۰۷) اس کے علاوہ تکژ شعر میں اس طرح آیا ہے:

تکژ نیست گوئی در انگور او همه شیره دیدیم یکسر سرش
(فرس ۱۷۹)

....

گر بیارند و بسوزند و دہندش برباد
تو بسنگ تکژی نان ندہی باب و ترا

اس بنا پر واضح ہے کہ کلمۂ اصیل تکژ ہے، وتکژ مصحف ہے اس میں واو کو جزو کلمہ بنا لیا ہے۔

لسان الشعراء میں ورت بمعنی برہنہ آیا ہے، یہی صورت زفان گویا ۳۴۶، مؤید ۲: ۲۴۷، برہان ۲۲۶۴ میں ملتی ہے، لیکن یہ رت کی تصحیف ہے، اس میں "و" لفظ کا جز بن گیا، لغت فرس ۳۴ رُت چون تہی و برہنہ بود لیبی گوید، صحاح ۳۵ رت بمعنی تہی از پوشش نوشتہ و شعر لیبی شاہد وارد جہانگیری ۱: ۶۶ میں رُت بمعنی برہنہ کے ہے شمس فخری کے اور فرہنگ نظام ۲ / ۱۵۲ عطار کے شعر سے استشہاد ہوا ہے۔

ورشک اور وشرک دونوں بمعنی جامہ وارد ہے، مصنف لسان الشعراء نے باوجود دونوں کے اندراج کے یہ نہیں لکھا ہے کہ کس کو اصل قرار دیا جائے اور کس کو محرف۔ لطف کی بات یہ ہے کہ بظاہر یہ دونوں محرف ہیں، اصل لفظ شرک ہے جو اکثر فرہنگوں میں جامہ وارد کے معنی میں ہے۔

لسان الشعراء کی ایک خصوصیت ہے کہ اس میں فعل اور مصادر کا اندراج ہوا ہے، مصادر کے اندراج میں اصولی طور پر کوئی قباحت نہ ہو لیکن فعل کا اندراج قواعد کے حدود میں آتا ہے، فرہنگ نگاری کے نہیں۔ زفان گویا جو فارسی کا مشہور لغت ہے اور بعد کے فرہنگ نگاروں کے استفادے میں رہا ہے، اس میں مرکبات، مصادر، الفاظ عربی، الفاظ مشترک عربی، ترکی وغیرہ الفاظ ترکی الگ الگ حصوں میں ملتے ہیں۔ لسان الشعراء میں ماضی اور مضارع کے یہ الفاظ الگ الگ اندراج کی حیثیت رکھتے ہیں: برازد، ثمید، ثموز، شکوخید، شکرد، فترد، فرسود، فلنید، فنود، فلخود، نہارید، یارد،

ان میں برازد مضارع از برازیدن ، شکرد مضارع از شکردن ، فترد مضارع از فتردن ، برازد مضارع از برازیدن ، یارد مضارع از یارستن۔ بقیہ مثالیں ماضی مطلق کی ہیں۔

اس میں مصدر کی یہ مثالیں ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کی حیثیت الگ اندراج کی ہے۔
افزولیدن ، آجیغتن ، آختن ، اندوختن ، انوہیدن ، انغتن ، بسوریدن ، بلکفتن ، توختن ، تن زدن ، جہبیدن جہیدن ، خلبیدن ، خسیدن ، وامیدن ، دوشیدن ، زنفیدن ، سمیتن ، سپوختن ، سیکیزیدن ، شخودن ، شخولیدن ، شخیدن ، شنفتن ، شکوخیدن ، شفتن ، شنجیدن ، شمیدن ، غنودن ، فلنیدن ، فیریدن ، فنودن ، فتالیدن ، فالولیدن ، لوغیدن ، مخیدن ، مچیدن ، نکیدن ، واخیدن ، ہازیدن ..

لسان الشعراء میں کہیں کہیں ایک لفظ جس کے کئی معنی ہوں وہ الگ الگ اندراج کے تحت بیان ہوئے ہیں اور لطف یہ ہے کہ وہ یکے بعد دیگرے نہیں ہیں۔ بلکہ درمیان میں کئی اور لغت کے بعد آئے ہیں ، اس طرح کی مثالیں یہ ہیں۔
برخ ۔ برخ ، برز ۔ برز ، بسک ۔ بسک ، بروک ۔ بروک ، توز ۔ توز ، پیلہ ۔ پیلہ ، ور ۔ ور ، زریر ۔ زریر سج ۔ سج ، سمہ ۔ سمہ ، شکوہ ۔ شکوہ ، عزنگ ۔ عزنگ ، فرنج ۔ فرنج ، فلادہ ۔ فلادہ ، فرغند ۔ فرغند ، نژند نژند ، شکل ۔ شکل ، ہون ۔ ہون ، وشکردہ ۔ وشکردہ۔

لسان الشعراء میں بعض لفظوں کی جمع کی صورتوں کو الگ اندراج کی شکل میں پیش کیا ہے۔ اسم کی جمع قواعد زبان کی حد ہے ، جب تک جمع کی کوئی ایسی خصوصیت نہ ہو جس کا بیان کرنا ضروری ہو ، اس کو الگ اندراج کی شکل میں لانا غیر مناسب ہے ، اس طرح سارے اسماء کی واحد / مفرد کی شکل کے ساتھ ان کی جمعوں سے کتاب کے حجم کے بڑھنے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ، البتہ اگر کوئی جمع ایسی ہو جو حالت واحد میں استعمال نہ ہو اس کے لانے میں کوئی حرج نہیں ، مثلاً لفظ نیاگان بمعنی جد و بزرگ خاندان ، اس کی واحد صورت "نیاک" نہیں آتی ، لیکن حسب ذیل جمعوں کی بظاہر کوئی توجیہ نہیں :

نرگان	نرہ
ہفتان	ہفت
گوان	گو
فرهنگیان	فرهنگی

قدیم فرہنگوں میں اشخاص اور جغرافیائی ناموں کے اندراج میں بڑی بے اصولی ملتی ہے ، ایسے ایسے نام مل جاتے ہیں جن کی نہ تاریخی اور نہ جغرافیائی و ادبی اہمیت ہے ، لسان الشعراء میں اس طرح کے نام بہت کم ہیں ، البتہ دو نام کچھ اسطرح کے ہیں :

طرغون وزن ملعون شہریست

خوار خطہ نزدیک ری

طرغون تو لغت کی اکثر کتابوں میں مذکور ہے ، یہاں تک کہ لغت فرس بھی اس سے خالی نہیں

لیکن جغرافیا کی اکثر کتابیں اس کے ذکر سے خالی ہیں ، البتہ معجم البلدان ۲ / ۲۳ میں فرعون نام کا ایک قریہ سمرقند کے قریب بتایا گیا ہے۔ معلوم نہیں فرہنگ نگاروں کو اس مقام اور اسی طرح خوار جیسی غیر معروف جگہ سے کیا دلچسپی ہوئی کہ وہ اپنی کتابوں کو اس طرح کے مقامات کے ذکر سے مزین کرتے ہیں نقالی کی انتہا ہو گئی ہے۔

"لسان الشعراء کا نسخہ"

لسان الشعراء کا پورا نام لسان الشعراء و بیان الفضلاء ہے ، اس کا ایک نسخہ کراچی میوزیم کے ایک مجموعے میں شامل ہے جس کا شمارہ N.M.1972-104 ہے ، لسان الشعراء اس کا آخری حصہ ہے۔ ورق ۲۹۹ - ب سے شروع ہو کر ۳۸۹ - ب پر ختم ہوتا ہے ، آخر سے ناقص ہے لیکن یہ نقص اس حصے پر مشتمل ہے جو عربی الفاظ کا حامل تھا ، اس حصے کا ایک ورق باقی ہے۔ نسخہ بڑی تقطیع پر ہے جس کا سائز 13.4x8.9 ہے ، ہر صفحے میں ۱۳ سطریں ہیں اور پورا مجموعہ ایک ہی کاتب کے خط میں ہے۔

البتہ کاتب کا نام اور سنہ کتابت معلوم نہیں اس لیے کہ مجموعے کے آخری اوراق جو لسان الشعراء کے آخری اجزاء تھے غائب ہیں ، خط نسخ میں ہے جو مائل بہ نستعلیق ہے ، کاتب کا خط جلی اور روشن ہے ، لیکن نسخۂ منقول عنہ کے اوراق تر بتر تھے ، اس لیے یہ نقص زیر حوالہ نسخے میں دوسری شکل میں ظاہر ہوا ، یعنی اس میں اوراق تر بتر نہیں بلکہ اصل نسخے کا کوئی صفحہ اس نسخے میں دو صفحے میں آیا ہے ، کاتب اس نقص سے واقف نہ تھا ، اس لیے اس نسخے میں اس سے بڑی بے ترتیبی پیدا ہو گئی۔ مثال کے طور پر ورق ۳۲۶ - الف حرف جیم کے الفاظ لکھے جا رہے تھے کہ جنگ کے بعد فوراً " داستان " لفظ آجاتا ہے [ورق ۳۲۶ - الف س ۲] ، دراصل یہاں پر ورق ۳۷۳ تا ۳۸۳ س ۹ ہونا چاہیئے۔ اس نسخے کے املائی خواص یہ ہیں :

۱ - جو لفظ الف پر ختم ہوں عام اس کے کہ وہ عربی کے ہیں یا فارسی کے اضافت کی صورت میں اکثر " ہمزہ " لگاتے ہیں جبکہ عام قاعدے کے مطابق " ی " لاتے ہیں جیسے راء منقوط ، باء پارسی ۳۱۳ - الف راء غیر منقوط ۳۱۴ - الف پارہاء بیخ ۳۰۳ ب ، اسماء ستہ ۳۱۶ - الف ، دیباء تنک ۳۲۱ - الف ، عصاء سرکج ۱۲۷ - ب کدوہاء خشک ۳۷۶ - ب ، بالاء سر ۳۶۴ - الف ، سرماء سخت ۳۴۱ - الف ، خوشہاء انگور ۳۷۲ - ب ، بجاء یا نون ۳۲۳ - الف ، قطرہ ہاء باریک ۳۲۶ - الف ، استثنا کی مثال طرمای ابوجہل ۳۲۰ - الف ، بالای چیز ۳۴۷ - الف ، حکایتہای دروغ ۳۷۶ -

۲ - جب لفظ واو معروف پر ختم ہو تو اضافت یا علامت صفت ہمزہ یا " ی "آتی ہے جیسے گلوء مردم ۳۴۴ - ب ، موی او ۳۰۹ - الف ، موی زہار ۳۱۰ - الف ، موی کلہ ۳۵۸ - ب

۳ - جب لفظ الف ختم ہو تو علامت اضافت ی جیسے جای لاف ۳۱۹ - الف

۴ - جب لفظ مضاف یا موصوف " ی " پر ختم ہو تو علامت اضافت یا صفت ی پر ہمزہ ہوگی جیسے ۳۲۰ - الف

مہائیٔ شراب ۳۱۲ - الف بنائیٔ در و دگر ۳۱۴ - الف ، ومیدگیٔ اندام ۳۱۴ - ب

چو بدستیٔ تاریک ۳۷۸ - الف ترازویٔ حکمت ۳۵۶ - ب ، معانیٔ آں (۳۰۱ - الف)

ہمزہ کی حسب ذیل صورتیں ملتی ہیں۔

۵ - یای خطاب جیسے بدیٔعنی نیستی

ہمزۂ اضافت یا صفت جیسے

کوزۂ پر آب ۳۰۱ - ب ، شعلۂ آتش ، غلۂ کوفتہ ۳۶۴ - الف سایۂ کلاہ ۳۶۶ سالف دایرۂ جامہ ۳۶۴ - ۳۷۵ تنۂ درخت ۳۶۸ - ب ، دانۂ حلبہ ۳۷۰ - الف ، کاڑۂ سیاہ ۳۷۰ - ب ، گلۂ مرغان ، میانۂ تارک ، خوشۂ انگور ۳۷۱ - ب کوزۂ بانول ۳۷۴ - ا ، سپیدۂ زنان ۳۷۳ - ب

۶ - ہمزۂ تنکیر یا وحدت جیسے پارۂ از خوشۂ انگور ۳۷۳ - ب ، مہرۂ کہ برای ۳۷۸ - ب خانۂ کہ زیر زمین ۳۳۶ - ب ، جامۂ باشد ۳۲۱ - و ، جامۂ کہ ۳۱۹ - و ، قصبۂ ۳۱۹ - ب ، برگۂ کہ ۳۹۲ - ب ، ترۂ پست ۳۵۵ - و ، صومعۂ برسرکوہ ۳۵۳ - ب ، جامۂ پارۂ سوختہ ۳۳۸ - و ، بچۂ از شکم رفتہ ۳۰۸ - و

۷ - غایب ، تایب ، سایب ، خصائص ، نوایب ، دقائق ، آزمائش وغیرہ کی طرح کے الفاظ میں بغیر استثنا " ی " کا استعمال ہوا ہے جیسے غرایب (۳۰۱ و) فایدہ (۳۰۲ و) زایدہ (ایضاً) ، بی فایدہ (ایضاً) ، آسایش (۳۰۲ ب) ، ستایش (۳۰۳ و) ستایش (ایضاً تین بار) ، طبایع (۳۰۳ ب) ، افزایش ، آسایش (۳۰۵ و) ، ربایش (۳۰۷ و) ، دایرہ (۳۱۵ و) قدایح (۳۰۱ و)

۸ - جب کوئی لفظ ی پر ختم ہو اور اس پر ی کے اضافے کی ضرورت ہو (اسم مصدری یا یای تنکیر کے لیے) یا کوئی لفظ و پر ختم ہو اور اسم مصدر یا ی تنکیر کے لیے دو " ی " کے اضافے کی صورت میں پہلی " ی " متد اول طریقے میں ہمزہ میں تبدیل ہوتی ہے جیسے پہنائی ، بینائی ، روئی ، خوئی وغیرہ ، لیکن نسخۂ حاضر میں دونوں " ی " بحالہ باقی رہتی ہیں۔ مثالیں ملاحظہ ہوں :

روستایی ۳۱۵ ب ، بازیی ۳۲۰ ، زیبایی ۳۰۴ ، ۳۰۹ ، حلوایی ۳۰۸ ب ، جایی ۳۲۸ ، سیاهیی ، نیکویی ، دارویی ۳۱۲ - الف ، ۳۳۷ - الف ، نکویی ۳۰۴ - ب ، گویی ۳۱۳ ، ۳۱۵ ، ۳۲۲ ، صندویی (۵) (اکثر صفحات)

۹ - جو کلمے ہای مختفی پر ختم ہوتے ہیں ، ان کی جب جمع " ان " کے اضافے سے بناتے ہیں۔ تو " ان " " گان " میں بدل جاتا ہے اور ہای مختفی بحالہ باقی رہتی ہے ، جیسے مردہ سے ۳۳۶ مردہ گان بندہ سے بندہ گان ، ستارہ سے ستارہ گان ۳۰۶ - الف اور اگر اسم مصدر بنانا ہو تو اصل لفظ پر " گی " کا اضافہ ہوتا ہے جیسے تیرہ سے تیرہ گی (۶) (۳۲۸ - الف) ، مژدہ گان سے مژدہ گانی ۳۴۸)

۱۰ - فرد ماندہ گی ۳۴۹ - الف ، لیکن اگر " ہا " کے اضافے سے جمع بنانا ہو تو ہای مختفی گر جاتی ہے

جیسے جامہ کی جمع جامہا ۳۱۳ - الف ، خانہ کی جمع خانہا ۳۱۸ ، فرھنگنامہ کی جمع فرھنگنامہا کہ - پچہ ، چنانچہ کی جدید شکلیں ملتی ہیں ، لیکن ساتھ ہی چنانک ، آنک ، انچ ، چنانچ ، کی قدیم صورتیں بھی پائی جاتی ہیں-

۱۱ - حرف س کے نیچے تین نقطے اور حرف ح کے نیچے خط منحنی لکھنے کی طرف توجہ-

۱۲ - لفظوں کے توڑنے کی عجیب و غریب مثالیں متن اور حاشیے میں ملی ہیں (حاشیہ مجموعے کے دو نسخوں ، فرھنگ قواس اور زفان گویا میں ہیں ، لیکن لسان الشعراء میں بغلی حاشیہ نہیں) البتہ متن میں بڑی کثیر تعداد میں یہ عمل دکھائی دیتا ہے :

○ ۳۰۴ - ب پا + کیز = پاکیز
○ ۳۰۵ - الف اور + مزد = اور مزد
○ ۳۰۷ - ب ابشتن + گاہ = آبشتگاہ
○ ۳۰۹ - ب زیر + دست = زیردست
○ ۳۱۰ - ب نز + دیک = نزدیک
○ ۳۱۵ رسا + لۃ النصیر = رسالۃ النصیر
باد + بیزن = بادبیزن
○ ۳۱۶ - الف ساز + واری = سازواری
○ ۳۱۷ - ب آر + زومندی = آرزومندی
○ ۳۱۸ - الف دست + زدہ = دست زدہ
با + زار = بازار
○ ۳۲۰ غیر + مجذوم = غیر مجذوم
○ ۳۲۱ - الف خبز + دوک = خبزدوک
○ ۳۲۴ - الف معنا + رع = معنارع
○ ۳۲۴ - ب تب + یازہ = تبیازہ
○ ۳۲۵ - ب سو + نانک = سونانک
○ ۳۳۹ - الف بر + افتد = برافتد
○ ۳۴۱ - ب راہ + زن = راہزن
○ ۳۴۴ - ب گو + سپندان = گوسپندان
○ ۳۴۶ - الف جولا + ھگان = جولاہگان
○ ۳۴۶ - ب پیرا + مون = پیرامون
○ ۳۴۷ - ب فر + خار = فرخار
○ ۳۴۹ - الف فور + دیان = فوردیان

○ ۳۵۱ ۔ الف — جا + بجری = جابجری

○ ۳۵۵ ۔ الف — کا + ریز = کاریز

○ ۳۵۹ ۔ ب — دہا + ش = دہاش

○ ۳۶۱ ۔ ب — جا + نور = جانور

○ ۳۶۲ ۔ الف — در + یان = دریان (نام عورت)

○ ۳۶۶ ۔ ب — سر + طان = سرطان

○ ۳۶۸ ۔ الف — نا + چار = ناچار

○ ۳۷۰ ۔ الف — چمن خا + ہان = چمن خاہان

○ ۳۷۲ ۔ ب — و + یحک = ویحک

○ ۳۷۹ ۔ ب — نا + گہان = ناگہان

○ ۳۸۰ ۔ الف — تار + ہای = تارہای

○ ۳۸۰ ۔ ب — جا + روب = جاروب

○ ۳۸۲ ۔ ب — تر + کستان = ترکستان

در + زی = درزی

○ ۳۸۳ ۔ الف — ما + حول = ماحول

نا + دان = نادان

○ ۳۸۵ ۔ الف — ما + ریست = ماریست

واضح ہے کہ یہ روایت فارسی املا میں آگے نہیں بڑھی۔

۱۳ ۔ لفظوں کے اجزا کے پیوست اور جدا جدا لکھنے کی دونوں شکلیں پائی جاتی ہیں :۔

جدا جدا صورتیں	پیوست لکھنے کی مثالیں
زبان ہا ۳۰۰ ۔ الف	سرخباوہ ۳۱۴ ۔ ب
کہ گل ۳۱۱ ۔ ب	نگاہبان ۳۱۵ ۔ الف
نام دار ۳۱۵ ۔ الف	جایگاہی ۳۲۶ ۔ ب
آتش گاہی ۳۱۵ ۔ الف ، ب	رواتخواہ ۳۳۰ ۔ الف
بی زن ۳۱۵ ۔ الف ، ۳۲۹ ۔ ب	خدمتگار ۳۳۰ ۔ ب
بے چون ۳۲۰ ۔ الف	خوابگاہ ۳۴۲ ۔ الف
بے حقہا ۳۲۳ ۔ الف	بیہوش شدن ۳۴۲ ۔ الف
کاروان سرای ۳۲۳ ۔ ب	شہبازہ ۳۴۲ ۔ ب
دامن گالہ ۳۲۷ ۔ ب	شبنگاہ ۳۴۵ ۔ ب

سنگ لاخ ۳۳۳ ـ الف

ریگ ناک ۳۳۱ ـ الف ، ب

راہ زن ۳۴۱ ـ الف

شب پرک ۳۴۲ ـ ب

بوی ناک ۳۴۳ ـ الف

سرگین دان ۳۴۳ ـ الف

عاقبت کار ۳۴۳ ـ الف

رگ زن ۳۶۱ ـ الف

چوب دستی ۳۶۱ ـ الف ، ۳۷۸ ـ الف

مجلس خانہ ۳۶۵ ـ الف

عشرت خانہ ۳۶۵ ـ الف

مری زبانک ۳۶۵ ـ ب

زمین دار ۳۶۷ ـ الف

پادشاہ زادہ ۳۶۷ ـ الف

پیش رو ۳۶۸ ـ ب

پے روی ۳۶۹ ـ الف

چمن ور ۳۷۷ ـ ب

بازی گر ۳۸۳

کرنگ ۳۴۹ ـ الف

پایکار ، پیشکار ۳۵۳ ـ الف

باغبان ۳۵۳ ـ الف

خاندار (بجائے خانہ دار) ۳۵۳ ـ الف

دولتمند ۳۶۵ ـ الف

حاجتمند ۳۶۵ ـ الف

دانشمند ۳۶۵ ـ الف

نغمخوالان ۳۷۰ ـ الف

خوابگیر ۳۷۷ ـ ب

حرامزادہ ۳۷۸ ـ ب

۱۴ ـ "می" اگر پیوست لکھی جاتی ہے تو جدا جدا بھی لکھنے کی خاصی مثالیں پائی جاتی ہیں:

می افتد ۳۱ ـ الف

نمی آرند ۳۰۱ ـ الف

نمی گذارند ۳۰۱ ـ الف

نمی یابند ۳۰۱ ـ الف

می باید ۳۰۱ ب

می بروند ۳۰۱ ب

می آیند ۳۰۱ ب

می افزود ۳۰۲ ا

می اندازد ۳۱۸ ب

میخوانند ۳۰۱ ـ الف

نمیدانند ۳۰۱ ـ الف

میگردد ۳۰۱ ـ ب

نمیشاید ۳۰۱ ب

مینمایند ۳۰۱ ب

نمیشد ۳۰۲ ـ الف

نمیشود ۳۰۲ ـ الف

نمیگردد ۳۰۲ ـ الف

می باشد ٣١٨ ب
ورمی زن ٣٢٠
ورمی زن ٣٢٠

میدارد ٣٠١ ۔ الف
میکوشند ٣٠١ ۔ الف
میگذارند ٣٠١ ۔ الف

١٥۔ اسم موصول ہمیشہ جدا لکھا جاتا ہے :۔

جائی کہ ٣٠٣ ۔ الف
پادشاہی کہ ٣٠٣ ۔ ب
قلاب آہنی کہ ٣٠٤ ۔ الف
عددی کہ ٣٠٤ ۔ الف
مردی کہ ٣٠٥ ۔ الف
سردی کہ ٣٠٥ ب
رسی کہ ٣٠٦ ۔ الف
انجام کاری کہ ٣٠٦ ۔ الف
گیاہی کہ ٣٠٧ ب
چیزی کہ ٣٠٨ ب
شتری کہ ٣٠٩ ۔ الف

شخصی کہ ٣٠٩ ۔ الف
باجی را کہ ٣٠٩ ب
جامہ بود کہ ٣١٠ ب
چوبی را گویند کہ ٣١١ ۔ الف
گیاہی کہ ٣١٢ ۔ الف ، ٣١٢ ۔ ب
تاجی کہ ٣١٢ ، ٣١٢ ب

١٦۔ نائے نفی ، یائے زینت ہمیشہ پیوست لکھی ہوئی ہیں۔

١٧۔ پارسی ، اسپند ، اسپندار ، سپید ، گوسپند ، پانیذ میں " پ " کو " ف " پر ترجیح دی گئی ہے ، اسی طرح افریشم کے بجائے ابریشم کا لفظ ملتا ہے۔

١٨۔ خرم کے بجائے خورم (٣٢٠ ۔ الف) اور خرد کے بجائے خورد (٣٣٣ ۔ ب ، ٣٤٦ ۔ الف) کو ترجیحی صورت حاصل ہے۔

١٩۔ جس طرح اور خطی نسخوں میں کتابت کی غلطیاں پائی جاتی ہیں ، نسخۂ زیر نظر بھی املائی غلطیوں سے پاک نہیں ، چند غلطیاں ملاحظہ ہوں :

٣٠١ ۔ الف	تذرو کے بجائے تلزز
٣٠٥ ۔ ب	مفلس حال کے بجائے مقل حال
٣١٦ ۔ الف	توانگری کے بجائے تونگری
٣٢١ ۔ ب	تزویر کے بجائے تذویر
٣٣٠ ۔ ب	ذہب کے بجائے زہب
٣٤٤ ۔ الف	گدگدی کے بجائے کرکری

۳۴۴ - ب	سلاح دان کے بجاے سمرج داں
۳۵۴ - ب	نم (نمر) کے بجاے زم
۳۵۶ -	قوس قزح کے بجاے قوس قزہ
	عاقر قرحا کے بجاے عاقر قرہ

قدیم متون کے مخطوطات میں نقطوں ، شوشوں اور مدات کا اکثر اہتمام نہیں ہوتا ، زیر نظر نسخہ بھی اس سقم سے پاک نہیں ہے ، اس کی وجہ سے الفاظ کے تعین میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ، علاوہ بریں لغات اور ان کے معانی کے درمیان حد فاصل نہ ہونے کی وجہ سے مزید دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے۔ نسخہ لسان الشعراء میں ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے ، اس میں لغات (الفاظ جن کا اندراج ہوا ہے) اور ان کے معانی کے درمیان اوزان اور اکثر ان کے معانی درج ہو گئے ہیں ، اس کی بنا پر لغات اور معانی کے درمیان فصل اور زیادہ ہو گیا ہے ، کاتب کا یہ اوزان اور لغات کے معانی کے درمیان التباس پیدا ہو گیا ہے۔ ایک اور امر جس نے متن کی ترتیب میں کچھ نئی دشواری پیدا کر دی ہے وہ لفظوں کو توڑ کر لکھنے سے پیدا ہوئی ہے ، فارسی کتابت میں اس انوکھے طرز سے کچھ مشکلات پیش آتی ہیں۔

راقم حروف نے لسان الشعراء کا تنقیدی متن تیار کر لیا ہے ، مقدمہ بھی لکھ لیا ہے ، مگر محض ایک نسخے کی بنیاد پر یہ متن تیار ہوا ہے اور نسخہ بھی سقم سے پاک نہیں ، اس بنا پر اس تنقیدی نسخے میں خامیاں ہیں ، ایک دوسرے نسخے کی اطلاع ملی ہے ، اس کے حصول کی کوشش جاری ہے ، لیکن اگر وہ نہ مل سکا تو میرا مرتب کیا ہوا نسخہ چھپ جائے گا۔ دوسرے ایڈیشن کے موقع پر دوسرے نسخے سے استفادے کی صورت نکل آنے کا بخوبی امکان ہے ۔

اگر یہ نسخہ چھپ گیا تو قدیم فارسی لغات میں ایک اور لغت کا اضافہ ہوگا اور مجھے اس بات کے تذکرے میں کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی کہ راقم ہی کی توجہ سے لسان الشعراء سے قدیم دو لغات یعنی فرہنگ قواس اور دستور الفضلاء اور ایک کچھ عرصے بعد کا لغت یعنی زفان گویا ، محض ایک ہی ایک نسخے کی بنیاد پر شایع ہو چکے ہیں اور شکر کا مقام ہے کہ فرہنگ قواس اور زفان گویا کے دوسرے نسخے دستیاب ہو چکے ہیں ، ان کی مدد سے ان دونوں فرہنگوں کے نئے ایڈیشن زیر ترتیب ہیں۔

مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجیے کہ اب تک کسی ایرانی نقاد نے ، منجملہ علی اکبر دہخدا اور دکتر محمد معین کے ، میری مرتب کردہ ان چاروں قدیم فرہنگوں میں سے نہ کسی سے استفادہ کیا ہے اور نہ انھیں ان میں سے کسی نسخے کا علم تھا۔ یہ محض خداوند قدوس کا فضل ہے کہ ان کی اشاعت مجھ حقیر و نحیف کی قسمت تھی۔

وما توفیقی الا باللہ

نذیر احمد

۱۹ نومبر ۱۹۹۲ء

حواشی

(۱) مجموعہ 104 - N.M.1972 ، کل اوراق ۳۸۷ ،

○ اوراق ۱ - ۱۸۰ ، حسب ذیل اجزاء پر مشتمل ہیں :

دیباچۂ فرہنگ قواس ۱ - ۲

ایک دوسری نامعلوم فرہنگ ۲ -

زفان گویا - ۱۷۹

○ اوراق ۱۸۰ - ۲۰۱ ترجمہ امرت کنڈ

○ اوراق ۲۰۱ - ۲۹۷ فرہنگ قواس

○ اوراق ۲۹۹ - ۳۸۷ لسان الشعراء (ناتمام)

کاتب معلوم نہیں ، سنہ کتابت درج نہیں۔

(۲) فرہنگ قواس (مطبوعہ) ص ۱۹۳ ، یہی تشریح مع دقیقی کی بیت کے درج ہے۔

(۳) برہان ۱۴۵ میں افتد سا ، اور اسی صورت میں زفان بخش دوم ، اور مؤید ا : ۷ میں ملتا ہے۔

(۴) اس میں شبہہ نہیں کہ لسان الشعراء میں بغیر کسی تخصیص کے دو معنی لکھ دیے ، حالانکہ سریر بمعنی تخت عربی ہے اور بمعنی دھنش کمان فارسی ، جیسا کہ صاحب زفان نے لکھا ہے۔

(۵) یہ لفظ ھندوی ہونا چاہیے۔ یہ اصل صورت ورق ۳۱۳ - ب پر ہے ، بقیہ اور جگہوں پر ھندویِ ہے جو ھندو + ی کی طرف مضاف ہے ، زبان ھندوی اور مذہب ہندویِ ہے۔

(۶) غمخوارگی میں ہای مختفی محذوف ہے (۳۲۲ - الف) ، بچگان (۳۵۱ - الف) مروجہ دستور کے مطابق ہے ، اسی طرح دیکھیے کرفتگی (۳۵۱ - الف) -

پس نوشت

مقالے میں دو جگہ ایک مزید نسخے کے انکشاف کا ذکر ہے (ص ۱ س ۸ ، ص ۳۴ س ۱۰) اور ایک بار مذکور ہے کہ اس کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں (ص ۱۶ س ۵) لیکن بڑی خوشی کی بات ہے کہ لسان الشعرا کا نسخہ دستیاب ہو گیا ہے۔ وہ فلورنس میں ہے ، اس کی ایک نقل خانم پاولا اورستی (Ms. Paola Orsatti) کی مہربانی سے مل گئی ہے ، اس کا نمبر یہ ہے :

Florence, Biblioteca Laurenziava Ms. Orientale 117.

اوراق ۴۷ ، ہر صفحہ ۱۹ سطری ، صفحہ اول ۱۴ سطر ، صفحہ آخر ۱۲ سطر ، نسخہ اس لحاظ سے کامل ہے کہ اس کا کوئی ورق غائب نہیں ، لیکن نسخہ کراچی کی آخری فصل جو عربی لغات پر ہے اور جس کے دو ایک ورق غائب ہیں ، فلورنس کے نسخے میں شامل نہیں ہے۔

لسان الشعرا اور فلورنس والے نسخے پر ایک عالمانہ مقالہ خانم پاولا اورستی نے ۱۹۹۰ء میں یونیورسٹی کے حسب ذیل مجلے میں شائع کیا ہے :

Istituto Universitario Orientale Annali Vol. 50, Napoli, 1990

لیکن یہ مقالہ اتالوی زبان میں ہے اس لیے اس سے استفادہ نہ ہوسکا۔ البتہ تنقیدی متن کی تیاری میں فلورنس کے نسخے سے استفادہ ہوسکا ہے۔ یہ متن تقریباً تیار ہے ، دو تین ماہ میں ان شاء اللہ پریس بھیج دیا جائے گا۔